الحمد لله الكريم الغفور

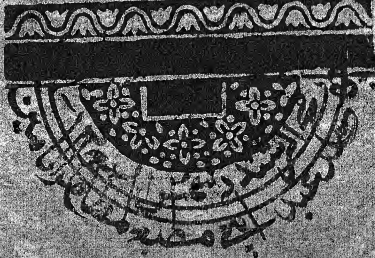
کہ یہ مبارک رسالہ مسمی بنام

ضیاء المؤمنین

عن



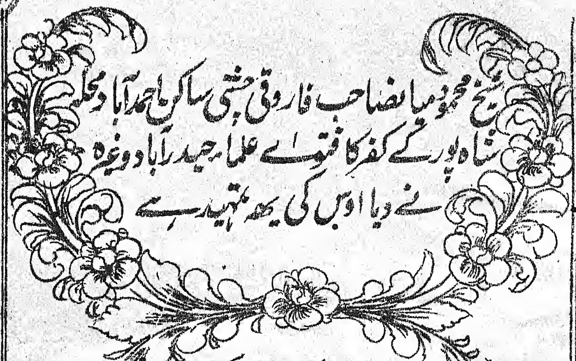
وساوس المنافقین



داخلہ | الوقف لله الکریم
قمن نمبر | الحمد
تحفہ ایک نسخہ مبارک رسالے مسمے بنام

ضیاء المومنین عن وساوس المنافقین

حسین محمود میان صاحب چشتی نزیل احمد آباد گجرات دکن محلہ شاہ پور کا مسجد ملک مقصود کو کرایہ تیس یا چالیس روپیہ ماہواری بطریق نصرانی کو مدت مدید تک دیا اور اوسکے قبضے سے نہ چھوڑانا اور عبادات سے اوس مسجد کو مسدود کرنا اور اسباب عبادت کے وہان مفقود کر دینا یہ حال اونکی زندگی مین رہا اور فی الحال مسجد مذکور کا یہی حال ہے اون کے پوتے فرید میان صاحب بھی اوسکی اصلاح بالکل نہین کرتے جس سے اہل حق کا دل جلکر مثل کباب ہوجاتا ہے اور اونکو اونکے مریدون نے رب العلمین جل جلالہ وسید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑہایا اور اون کو بالکل وہان سے منع نکیا اور شرف الدین ایرانی کی تحریر مین بیان ہین انہون نے اپنے مہر و دستخط کرتے ہے اسو جہسی علما حیدرآباد دکن و دہلی و بریلی و بہلی بہیت ورامپور و بمبئی والور والہ آباد و مرادآباد و لاہور کے اکتالیس علما سے اونکے کفر کا فتویٰ دیدیا اور اونکے عرس مین شریک ہونیکو حرام فرمایا تصنیف لطیف فاضل اجل مولانا مولوی عباس علیخان حیدرآبادی حامی دین متین مولانا مولوی فضل کریم صاحب دہلوی حسب فرمایش خلیفہ محمد یوسف صاحب



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

امّا بعد خاکسار فضل کریم سنی حنفی ساکن شہر دہلی پھاٹک حبش خان

احباب اہل سنت کی خدمات عالیہ مین چند سطور لکہکر عرض کرتا ہے۔ اس سے فقط میری غرض میرے پیارے بہائیونکی خیرخواہی ہے۔ آپ حضرات اگر حق کو قبول فرماکر ہدایت کو قبول فرماوینگے تو مجھے بھی ثواب ہوگا اسی حصول ثواب کے لئے یہ تقریر قلمبند کرتا ہون۔ تمام اہل حق اس مسئلہ کو اچھی طرح سے جانتے ہین کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی بعثت کے پہلے رب العزۃ تبارک و تعالے کے بندونکی ہدایت کا کام حضرات انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔ اور اہل باطل سے مناظرہ کرکے حضرات انبیاء علیہم السلام اونکو ساکت محض کردیتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مناظرہ نمرود سے اور موسی علیہ السلام کا مناظرہ فرعون سے اور حضرات نوح و ہود وصالح و شعیب و لوط علیہم السلام کا بہی اپنی قوم سے مناظرہ کرنا متعدد آیتون کلام مجید مین موجود ہے اور اس سے تمام اہل حق اچھی طرح سے واقف ہین اب یہی کام رب العالمین نے اپنے پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے علماء اہلسنت کو سپرد کرکے اونکو درجہ وارث الانبیاء کا عطا فرمایا ہے صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم العلماء ورثۃ الانبیاء اور حدیث مین ہے سید عالم صلی اللہ

تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جو عالم سنی صحیح العقیدہ کے استقبال کو گیا پس وہ میرے استقبال کو آیا
اور جسنے علما کی زیارت کی اوسنے میری زیارت کی اور جو علماء کے پاس بیٹھا وہ میرے پاس بیٹھا
اور جو میرے پاس بیٹھا گویا وہ میرے رب کے پاس بیٹھا۔ حدیث شریف منتخب کنز العمال ج ۴ صفحہ
۵۳ مین ہے عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ من استقبل العلماء فقد استقبلنی ومن زار العلماء فقد
زارنی ومن جالس العلماء فقد جالسنی ومن جالسنی فکانما جالس ربی الرافعی عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ۔

دوسری حدیث مین ہے سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین۔ پانچ چیزونکی طرف نظر کرنا عبادت ہے ایک
قرآن مجید کیطرف نظر کرنا۔ دوسرا بیت اللہ شریف کی جانب نظر کرنا۔ تیسرا ماں باپ کی طرف نظر کرنا
چوتھا زمزم کیطرف نظر کرنا۔ اور اوسی سے گناہ جھڑ جاتے ہین۔ پانچوین عالم کے منہ کیطرف نظر کرنا
یہ حدیث شریف درمنثور کی جلد ۳ صفحہ ۲۲۳ مین ہے اخرج الدار قطنی عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
قال خمس من العبادۃ النظر الی المصحف والنظر الی الکعبۃ والنظر الی الوالدین والنظر فی زمزم
وھی تحط الخطایا والنظر فی وجہ العالم اور عالم سنی حجت رب العالمین کی زمین مین ہے جو اوسکی
عیب نکالنے مین پڑیگا۔ پس تحقیق وہ ہلاک ہوگا۔ منتخب کنز العمال کی ج ۴ صفحہ ۲۰ مین ہے العالم
سلطان اللہ فی الارض فمن وقع فیہ فقد ھلک فر (الدیلمی فی الفردوس) عن ابی ذر۔ اور رب
العالمین نے اہل علم کی شان یہی ہے کہ اون کو بادشاہ بنادیتے ہین اب جو لوگ دیکھے سو ہین اونکے علما کے
قدمون اور قلمونکے نیچے کردیا ہی اب وہ اپنی عقلون اور حکمون کو علماء کی عقلون اور حکمونکے نیچے رکھین اور علماء کی
تابعداری کرین یہ مضمون مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد اول صفحہ ۲۵۴ مین ہے شان اھل العلم ان یکون الملوک فمن
دونھم تحت اقدامھم واقلامھم وطوع آرائھم واحکامھم قال اللہ تعالی یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین
اوتوا العلم درجت اور علماء اہل سنت جس سیاہی سے اللہ جل جلالہ کے بندونکی ہدایت کرنیکو فتوے لکھتے ہین
اوس سیاہی کو شہیدونکے خون کے ساتھ میدان حشر مین وزن کیا جاویگا تو یہ سیاہی اوس خون سے وزنے مین بڑھ
جاویگی منتخب کنز العمال ج ۴ صفحہ ۲۰ مین ہے عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ وزن مداد العلماء بدم الشہداء
فرجح علیھم حتہ (تاریخ خطیب) اس قسم کے علماء کے حق کو نہ پہچانے وہ شخص سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

کی امت سے خارج ہے لیس من امتی من لم یجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا اس حدیث شریف کو امام احمد رحمۃ اللہ
تعالی نے اپنی مسند کی جلد ۵ صفحہ ۳۲۳ میں عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت فرماتے ہیں حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمانوں کے کام کا والی ہوا ہے وہ مسلمانوں کا غلام ہے اب وہ ہر
مسلمانوں کی خیرخواہی واجب ہوگی جیسے غلام پر اپنے میاں کی خیرخواہی واجب ہے اب ادا کرنے امانت کا اور نرمی
کا موقع آگیا اب وہ خدا تعالی کی امانت کو ادا کرے اور اوسکے بندوں کیساتھ نرمی کرے اور اونکو ہدایت پر لاوے منتخب
کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ میں ہے انہ من ولی من امر المسلمین شیئا فہو عبد للمسلمین یجب علیہ ما لہم ما یجب علی العبد لسیدہ من
النصیحۃ واداء الامانۃ فی المداراۃ اصحاب اہل سنت اسبات کو اول سمجھ لیں کہ علماء اہل سنت جنکو سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے وارث ہونیکا تمغا ملا اور اونکو رب العالمین نے اپنی زمین میں بادشاہ کئے تو انہوں نے وعدہ لیا کہ اول وہ حق کو
اپنے علم سے پہچان لیں اور حق بات زبان سے نکالیں اور حق کو باطل کیساتھ نہ ملادیویں جیسا کہ علماء یہود کرتے تھے۔
اونکو رب العالمین نے اس آیت کریمہ میں تنبیہ کی ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون اور علماء یہود مقصود
رشوت کھاکر تحریف کرکے حق کو ظاہر نکرتے تھے اور کہتے تھے کہ رب العالمین ہمکو بخشدیگا رب العالمین نے اونکو بہت ڈانٹ کر
کہا کہ کیا تمسے کتاب توریت میں وعدہ نہیں لیا گیا کہ تم سوا حق کے دوسری بات اپنی طرف سے جھوٹ بنا کر خدا تعالی
پر مت کہدیو اور انہوں نے توریت میں پڑھا ہوا تھا اور پھر بھی وہ لوگوں کو گمراہ کرتے تھے اور اپنی بری عادت نہیں چھوڑتے تھے
اونکو رب العالمین اس آیۃ کریمہ میں تنبیہ کرتا ہے الم یؤخذ علیہم میثاق الکتاب ان لا یقولوا علی اللہ الا الحق اور
رب العالمین نے اہل کتاب سے توریت میں وعدہ لیا تھا کہ تم احکام توریت اللہ تعالی کے بندوں کے سامنے بیان کرنا اور
اونکو پوشیدہ ہرگز مت کرنا پس وہ ہوئے اوس وعدہ کو اپنے پس پشت ڈالدیا اور اوسکے بدلے میں اپنے جاہل معتقدوں
سے تھوڑی قیمت لے لی رب العالمین اوسیلو کی قباحت وشناعت اپنے کلام مجید میں بیان فرماتا ہے واذ اخذ اللہ میثاق الذین
اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ فنبذوہ وراء ظہورہم واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون اور
رب العالمین نے دلائل حقہ اور ہدایت کی باتونکو اپنی کتاب مقدس قرآن مجید میں ظاہر کیا ہے اب جو اونکو چھپاویگا اوسپر اللہ تعالی
اور اوسکے فرشتوں اور جنوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی اور جو لوگ رشوت کھاکر حق کو چھپاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے
ہیں رب العالمین کا اونپر غضب ہوگا اور اونسے قیامت میں کلام نکریگا اور اونکو گناہوں سے پاک نکریگا اونکے واسطے

عذاب عظیم ہے اونھون نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی ہے اور مغفرت کے بدلے عذاب کو خرید کیا ہے پہر
کس چیز نے اونہین عذاب پر صابر بنایا ہے رب العالمین مومنین کو اونکے حال پر تعجب دلاتا ہے کہ اون بیحیاؤن
کو دیکھو کہ کیسے جہنم کے عذاب سے بے خوف ہو گئی ہین اور اونکو کچھ بھی اوسکی پروا نہے یہ مضمون قرآن مجید کی ان
آیتون مین ہے ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینت والهدی من بعد ما بینه للناس
فی الکتاب اولئک یلعنهم الله ویلعنهم اللعنون اور رب العالمین فرماتا ہے ان الذین یکتمون
ما انزل الله من الکتب ویشترون به ثمنا قلیلا اولئک ما یاکلون فی بطونهم الا النار
ولا یکلمهم الله یوم القیمة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم اولئک الذین اشتروا الضللة
بالهدی والعذاب بالمغفرة فما اصبرهم علی النار الایة حدیث مین ہے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ جب فتنے اور فساد ظاہر ہون اور میرے اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم
کو گالیان دیجاوین اوسوقت علماء اہلسنت پر اپنے علوم کو ظاہر کرنا فرض ہے اور جو ایسا نکریگا اور
ایسے موقع پر اپنے علم کو چھپاویگا اوس پر اللہ تعالے اور اوسکے فرشتونکی اور کل لوگونکی لعنت ہوگی رب العالمین
اوسکے فرایض و نوافل کو قبول نکریگا۔ دوسری حدیث مین ہے سید عالم صلی اللہ تعالی اوس ذات واجب الوجود
جل جلالہ کی جسکے قبضہ قدرت مین آپکی جان مبارک ہے قسم کہاکر فرماتے ہین میری امت کے بعض لوگ
اپنی قبرون سے اوٹھینگے اوسوقت اونکی صورتین بندر اور خنزیرون کی ہونگی یہ عذاب اونکو اس واسطے دیا جاویگا
کہ گناہ کے کام لوگ اونکے سامنے کیا کرتے تھے اور اونکو منع کرنیکی انکو قدرت تھی اور باوجود قدرت کے منع نہین
کرتے تھے اور منع کرنے سے رکتے تھے۔ حدیث اول امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالے اپنے
رسالہ مبارکہ رد روافض مین تحریر فرماتے ہین اذا ظهرت الفتن والبدع وسبت اصحابی فلیظهر العالم
علمه ومن لم یفعل ذالک فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین لا یقبل الله له صرفا
ولا عدلا اور دوسری حدیث منتخب اعمال جلد اول صفحہ ۴۹ مین ہے والذی نفسی بیده لیخرجن من امتی
من قبورهم فی صورة القردة والخنازیر بما داهنوا فی المعاصی وکفوا عن النهی حق کے چھپانے مین قرآن
مجید و حدیث شریف مین یہ وعید شدید ارشاد ہوا ابھی بات کے حکم سے ایک آدمی بھی ہدایت پر آجاوے

ادس مین اتنا ثواب ہوتا ہے کہ اگر کوئی آدمی دنیا اور اوسکی تمام چیزونکا مالک ہو اور اون کل چیزون کو اللہ تعالیٰ
کیواسطے خیرات کردیوے اور اوسکو جتنا ثواب ہوگا وہ کل ثواب ایک آدمی کے ہدایت پر آنے سے ہوتا ہے منتخب
کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۴ مین ہی عن انس لان یھدی اللہ تعالیٰ علی یدیک رجلا خیر لک مما طلعت علیہ
الشمس وغربت طب (اللطبرانی فی الکبیر) راقم الحروف یہ جو خدمت احباب اہل سنت کی فرض ہی اوسکو
ادا کرتا ہون دلکے کانون سے اوسکو سنین شیخ محمود میان فاروقی چشتی احمد آبادی ساکن محلہ شاہ پور کو عرصہ مبارک
ہوا اونکے مریدون نے خدا تعالیٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ بڑہایا اور اللہ جل جلالہ اور
اوسکے پیارے نبی کریم کی حقارت اشعار مین اپنے مریدون سے کرواکر طبع کراکے شائع کی اور اہل حق کے
دلکو جلا کر مثل کباب کردیے اور مسجد کی حقارت کمال درجہ کی اس سے احمد آباد کے اہل حق اچھی طرح سے واقف
ہین اور گلدستہ محمودی کے مطالعہ سے اور زیادہ واقف ہوجاینگے اونہین دنون زمانہ مین علماء حیدر آباد نے حکم کفر لگایا
وہ بھی احباب کی خدمات مین بندہ طبع کراکے حاضر کرتا ہے اوسکا مطالعہ فرماوینگے تو احباب جیسی پوری کیفیت سے
واقف ہوجاینگے اور ۱۳۱۵ھ جسکو عرصہ اٹھارہ سال کا ہوا مولوی احمد حسن صاحب نے ایک اشتہار گنگراساڑہی کے
عدم جواز ثابت کرنیکے لئے طبع کرایا اوسمین انہون نے لکھا ہے "ایسے ہی محمود میان شرف الدین کے عوض مین
مسجد انگریز کو تیس چالیس روپیہ کرایہ پر اونہون نے دی ہی" تمام دنیا کے اہل حق اسی مسئلہ کو جانتے ہین کہ مسجد کا
کرایہ کہانا حرام ہے وجیز کردری اور در مختار وغیرہا عامہ مفتامین ہی ولا یجوز لنا خذ الاجرة منه ولا ان
یجعل شیئا منه مستغلا ولا مسکنا اور یہ مسئلہ بھی تمام دنیا مین مشہور ہی کہ مسجدون کو مکانات بناکر اوسمین
رہنا یا کسی مسلمان کو اوسمین رکھنا حرام ہے جب مسلمان کو رکھنا حرام ہے نصاریٰ کو رکھنا مسجدون مین کسطرح
جائز ہوسکتا ہے یا شد حرام ہے اب احباب اس مسئلہ کو سمجھ لین کہ ہمارے فقہاء مسلمانونکے امور کو بھی الصدق کی
صحت پر حمل کرتے ہین بنا یہ شرح ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۴ مین علامہ عینی فرماتے ہین امور المسلمین محمولة علی الصحة
ما امکن محمود میان صاحب اور اونکے پوتے فرید میان صاحب نے مسجد کا کرایہ اپنے صرف مین بالکل [illegible] ہوگا اسواسطے
کہ محمود میان علماء دین سے عوام الناس کے نزدیک واقف سمجھے وہ حرام مال نہین کہا سکتے وہ اپنے زعم مین حرام
وحلال و حق و باطل کو پہچانتے والے تھے اس صورت مین اب فرید میان صاحب پر فرض ہی کہ جب سے

یہ مسجد اونکے قبضے مین ہی اوسوقت سے آجتک کا حساب چھپوا کر احباب اہل سنت کے سامنے ظاہر کرین اور شہر کے اہل سنت کو بتاوین کہ اتنا روپیہ جمع ہوا اور اتنا روپیہ صرف ہوا جیسے حضرت پیر محمد شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالی کے متولیون نے کیا جب اسپر عمل کرینگے تو اس صورت مین اہل حق کا خلجان رفع ہوجاویگا اور اونکا امین معاملہ مین ہونا ثابت ہو جاویگا اور اونکو بعض احباب اس روپیے مین خاین سمجھتے ہین اونکا یہ گمان فاسد ہو جاویگا۔ اور حساب مسجد دینکا نہ چھپوا انکی صورتین قانون شرعی بلاشک دیکر جاری ہو جاویگا اب اہل حق دیکھین کہ فریدمیان صاحب احباب اہلسنت شہر احمد آباد کو کیا جواب دیتے ہین۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالے علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین کتبہ محمد فضل کریم دہلوی عفی عنہ مورخہ ۲۷ شعبان ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ

۱۳۲۰ ہجری مین محمود میان کے کفر کا فتوی علماء حیدرآباد نے دیا اوسکو ہدیہ احباب اہلسنت کیخدمات مین کرتا ہون مطالعہ فرماوین

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الرؤف الرحیم۔ اما بعد

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ ایک شخص اس زمانہ مین موجود ہے اوسکے مرید لوگ اوسکے میلاد کی محفل ہرسال کرتے ہین اور اوس محفل مین ایسے اشعار پڑھتے ہین کہ جنکا انتخاب یہ ہے۔

اشعار

آج وہ شب ہے چراغ لامکان پیدا ہوا	ہے خدا کی شان نور جاودان پیدا ہوا
داوم ہو محمد بن جو ہی وہاب سکا	اور کچھ بیساختہ دلمین رنگ عشق نبی کا
ذات ہے اوسکی ہو اللہ احد کی صفات	کثرت و توحید کا راز نہان پیدا ہوا
نقش پا اوسکا جو ہے وہ سجدہ زار کی	ہو رہے گجرات کمینہ وہ جہان پیدا ہوا
اول و آخر وہی ہے کون ہے جیسے سوا	جب ہان عقلا کے انساب عیان پیدا ہوا

کنت کنزاً مخفیاً سے یہ بیان پیدا ہوا — جسم میں محمود کے خود جان جاں پیدا ہوا
شان میں آیا ہے جسکے شان لولاک لما — وہ شہنشاہ زمین و آسمان پیدا ہوا
نقش گیتی میں حقیقت سے محمد کی یہ رمز — ذات سے محمود کی سارا جہان پیدا ہوا
دیکھ لو محمود کی خود ہے محمد کی شبیہ — آج پھر احمد سوتے ہندوستان پیدا ہوا
سر باطن کی حقیقت پوچھیے اس سے — یہ میاں محمود اچھا عیب دان پیدا ہوا
کفر کا فتویٰ لے مذہب واعظ میں شبہ کہوں — حق تن محمود میں ہو کر نہاں پیدا ہوا

اس نظم کے اشعار کا ایک رسالہ مطبوع کیا گیا ہے اور اوسکے جہلا اونکو ایسا ہے اونکی عزیز تقسیم کرتے ہیں آیا ایسے اشعار کا بنانیوالا اور اونکو عبادت درست جانکر پڑھنے والا اور اوس پر راضی ہونیوالا اور تقسیم کرنیوالا کافر ہے یا مسلمان مرتکب حرام ہے یا حلال بینوا بیانا شافیا توجروا اجرا وافیا۔

الجـــــواب

حامداً و مصلیاً و مسلماً

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قائلین اشعار مذکورہ نے غیر خدا کو خدا کہا ہے اور صفات خاصہ خدا تعالیٰ کو دوسرے کے واسطے ثابت کیا ہے اور جان فلاں کا پیدا ہونا جسم محمود کی بتاتا ہے اور جانِ جاناں سے اشارہ طرف خدا تعالیٰ کے ہوتا ہے خصوصاً اشعار میں مولوی جامی فرماتے ہیں زلیخا میں مقولہ دختر بازرگان کا ع مرا با جانِ جان همراز کردی ۔ بلا شبہ یہاں جانِ جاناں سے خدا تعالیٰ ہے اور غیاث اللغات سے بھی یہی مضمون واضح ہے پس خدا تعالیٰ کا پیدا ہونا جسم میں محمود کے قائل شعر نے کہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفت خاصہ قرار دیجاتی ہے جو الفاظ لولاک لما خلقت الافلاک سے مفہوم ہے وہ بھی قائل نے محمود کے حق میں قرار دی ہے اور امور دیگر اس قسم کے اشعار سے واضح ہیں پس ان امور کا قائل اور راضی ان امور پر میاں محمود ہوں یا کوئی دوسرا

تمام حلول و اتحاد کے قائل ہوئے اور غیر خدا کے ساتھ خدا کا متحد ہونا یا خدا تعالیٰ کا غیر خدا تعالیٰ
مین حلول و نزول کرنا اور خدا تعالیٰ کیطرف نسبت پیدا ہونے کی کرنا بلا شک و شبہ کفر ہے یہ مسائل عقائد کے
واضح و لائح ہین ادنیٰ و اعلیٰ ہر ایک جانتا ہی - یہ اظہر من الشمس ہی کہ جب غیر کی ذات کہ وہ یہان محمود ہی اللہ ہوئی
تو اتحاد ہوا اور شرک فی الالوہیت ثابت ہوا یہی شرک حقیقی ہے فی شرح العقائد الاشراک ہو اثبات الشریک
فی الالوہیۃ بمعنے وجوب الوجود انتہی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین اعتقاد الوہیت
رکھنے والیکو بلاشک علماء نے کفر قرار دیا ہے قال فی رد المحتار فی باب المرتد نعم لا شک فی تکفیر من
قذف السیدۃ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ او اعتقد
الالوہیۃ فی علی او ان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن ولکن
لو تاب تقبل توبتہ انتہی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے لوگون کو آگ مین جلا دیا تھا دوسری صورت
تو ہم اس کفر سے بکرینگے اور جب ایسے امر مین بھی کفر ثابت ہووے تو نصاریٰ قائلین الوہیت عیسیٰ علیہ السلام
و مشرکین قائلین الوہیت اوثان بھی کافر نہونا چاہیے اور حالانکہ انکے کفر مین شک کرنیوالا بھی کافر ہے
اور تکذیب ہی قرآن شریف کا اور صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلقت جمیع انبیاء کے
واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی وہ دوسرے کے واسطے بتاتا اس سے کم نہین ہی کہ بعض
روافض نزول وحی کا واسطے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بتاتے ہین پس اس سے بھی کفر ثابت
ہوتا ہے اور بعض لوگ اس زمانہ کے عوام کالانعام کو دہوکہ دیتے ہین کہ طریقت و حقیقت مین ایسے کلمات
کہنا درست ہین اگرچہ شریعت مین درست نہین ہین جواب انکا یہ ہی کہ طریقت و حقیقت مین
کوئی چیز ایسی نہین ہی کہ مخالف شریعت ہووے چنانچہ حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ
غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین فی الجملۃ لا یکون فی الطریقۃ ولا فی علم الحقیقۃ شیٔ یخالف

آداب الشریعۃ مترجم قدسی مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی ترجمہ فارسی مین فرماتے ہین مجمل کلام اینست کہ

نیست در طریقت کہ عبارت از سلوک است و نہ در علم حقیقت کہ عبارت از مکاشفہ است چیزی مخالف

آداب شریعت - فتوح الغیب مین فرماتے ہین کہ جس حقیقت کی گواہی شریعت نہ دیوے وہ حقیقت

زندقہ ہے۔ عبارت فتح الغیب کی یہ ہے کل حقیقۃ لا یشہد لہا الشرع فہی زندقۃ انتہی اس عبارت آخر سے واضح ہوتا ہے کہ مکاشفہ میں کوئی چیز مخالف معتقدات حقہ شرعیہ کے معلوم ہووے تو وہ زندقہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جو زندقہ کی حقیقت کا معتقد ہووے تو وہ زندیق ہے اور زندیق اصطلاح شرع میں باشتباہ ہے خصوصًا زندیق اسلامی جو کفر پوشیدہ اپنے باطن میں رکھے اور اعتراف ساتھ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کرے قال فی رد المحتار والفرق بینہ وبین المرتد العموم الوجہی لانہ قد لا یکون مرتدا کما لو کان زندیقا اصلیا غیر منتقل عن دین الاسلام والمرتد قد لا یکون زندیقا کما لو تنصر او تہود وقد یکون مسلما فتزندق واما فی اصطلاح الشرع فالفرق اظہر لاعتبارہم فیہ ابطان الکفر والاعتراف بنبوۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما فی شرح المقاصد لکن القید الثانی فی الزندیق الاسلامی اور حکم اوس زندیق کا جو اول مسلمان بنا پھر زندیق ہو گیا بعد اطلاع کے اوسکے زندقہ پر کسی حیلہ سے یہ ہے کہ قتل کیا جاوے

کیونکہ وہ مرتد ہے دجال ہیں سمجھتے کہ دنیا میں قتل کرنا حکام اسلام ہی کے سپرد ہے نہ عام رعایا کے جسطرح آخرت میں عذاب دینا صرف ذو الجلال والاکرام کے ہاتھ میں ہے اور جو سلاطین اسلام کے سوا علماء و تابعین علماء ہیں اونکا منصب فقط زبان سے رد کرنا اور تجسس عقیدہ رکھنے والے مسلمان کے میل جول سے بچانا اور حکام تک پہنچانا تاکہ اونکا اثر باطل عام نہو جاوے اور حق غالب رہے تکلیف ما لا یطاق شرعًا محال ہے اور کتب فقہ میں مصرح ہے کہ کوئی مرتد کو بے حکم حاکم قتل کردے اوسے بادشاہ اسلام سزا دے ۱۲ حاشیہ از فرقہ علماء بریلی محمد [illegible]

فی رد المحتار بعد تلک العبارۃ المذکورۃ۔ اعلم انہ لا یخلو اما ان یکون معروفا داعیا الی الضلال اولا الثانی ما ذکرہ صاحب الہدایۃ فی التجنیس انہ علی ثلثۃ اوجہ اما ان یکون زندیقا من الاصل علی الشرک او یکون مسلما فیتزندق او یکون ذمیا فیتزندق فالاول یترک علی شرکہ ان کان من العجم ای بخلاف مشرکی العرب فانہ لا یترک والثانی یقتل ان لم یسلم لانہ مرتد والثالث یترک علی حالہ لان الکفر ملۃ واحدۃ اھ

قال الاول ای المعروف الداعی لابد للحاق من ان یتوب بالاجتناب ویرجع عما فیه قبل ان یوخذ
اولا والثانی یقتل دون الاول انتہی اس تقریر سے خوب واضح ہو گیا کہ حقیقت وطریقت واقع مین
کوئی چیز مخالف شریعت نہین ہے اور اہل طریقت وحقیقت کے نزدیک جو حقیقت مخالف شریعت
کے ہے وہ زندقہ ہے اور اوسکی حقیقت کا معتقد زندیق ہے اور زندیق کافر ہے اور مسلمان ہونیکے
بعد زندیق ہو جاوے وہ شرع کی رو سے قتل کیا جاوے اسلئے کہ وہ مرتد ہیں جو بعضے لوگ
اتحاد وحلول وغیرہا کے طریقت وحقیقت مین کہدینا جائز بتاتے تو اوس بعض کے کفر مین مخالف اہل
شریعت واہل طریقت وحقیقت کے ہونے مین کچھ شک نہین ہے۔ بعض جہال جو شغل ذکر واسم کا
کرتے ہین کچھ صفائی قلبی انکو ہو جاتی ہے اونکو ایسی آفات حلول واتحاد سے خبر نہین ہوتی ہے
اوس صفائی پر نازان وغرانا ہوتے ہین علماء وعلم کو مبغوض جانتے ہین العلم حجاب اللہ الاکبر
کو دلیل مبرائی علماء قرار دیتے ہین اور اس قول کے معانی نہین جانتے ہین۔ چنانچہ صوفی کامل مکمل قطب
الزمان علی متقی اپنے رسالہ غایۃ الکمال مین ایسے جہال کا رد فرماتے ہین اور متصوفہ خام کی گمراہی کا اظہار
فرماتے ہین۔ محمد طاہر صاحب مجمع البحار مین تحت لفظ علم کے اونکا مقولہ اونکے رسالہ مذکور سے
نقل کرتے ہین انی رأیت کثیرا من الجهلة المتصوفة یدعون سلوک الطریق الی الله وهم
لم یطلعوا علیها وینکرون التعلم والتعلیم ویمنعون اصحابهم عنهما کانهم اعداء العلم
والعلماء ولا یعلمون ان الله لم یبعث نبیا الا عالما ویحتجون بکون النبی صلی الله تعالی علیه وسلم
امیا ویزعمون انه صاحب وحی معدن علم وربما یحصل للجاهل بشغل ذکر واسم
بعض صفاء فیغتر ولا یدری ان له آفات بغیر علم کالحلول والاتحاد وربما یحتج بعض
الجهال بقول المشایخ العلم حجاب الله الاکبر ولا یدری انه حجة علیه فان مثله فی
ترک العلم کمثل من عشق شخصا فاخبر بانه وراء جدار فیقول الجدار حجاب فیترکه
فانظر هل احمق منه وکان یجب علیه ان یقطع الجدار او یصل الی المحبوب لا
ان یرجع ویترک وانما وصف الحجاب بالاکبر لانه یحتاج فی قطعه الی مشقة شدیدة

کما قال ابویزید علمت فی المجاهدة ثلثین سنة فما وجدت اشد من العلم و متابعة
ولولا اختلاف العلما لتعبت وایضا انما یکون حجابا لمن طلبه للتفاخر وحکام اللدنیا انتہی
مختصراً اسطرح بہت سے اولیاء اللہ کاملین رحمہم اللہ تعالے نے ایسے حلولیون اور اتحادیون و
متصوفہ منکرین شریعت وقائلین مباینت کو درمیان شریعت اور حقیقت کے رد کردیا ہے اور برا کہا ہی
پس ایسے اقوال کے قائلین کو رد کرنا اور شناعت اور قباحت اونکی ظاہر کرنا علما سا اور اولیاء اللہ
کی اتباع کرنا ہے منکر اوس کا مکابر یا جاہل ہوگا اور جو صوفیہ کرام قدسی اسرارہم وحدت وجود کے
قائل ہین اونکی مراد یہ ہرگز نہین کہ اشیاء ممکنہ ساتھ جناب باریتعالے متحد ہین اور واجب الوجود ممکن الوجود
بنگیا ہے اور پس کمند شیع کا مصداق نہین ہے بلکہ مصداق لا اماله کا ہوگیا ہے ایسا اعتقاد تو کسی
جاہل وزندیق وملحد کا ہوگا چہ جائے کہ صوفیہ واولیاء کرام قدس اسرارہم اور منصور رحمہ اللہ تعالے
کی مراد بھی انا الحق سے یہ عینیت واتحاد جو موجب کفر ہے نہین تھی بلکہ یہ مراد تھی کہ مین نہین ہون
حق موجود ہے غایت سکر سے انا الحق زبان سے نکلتا تھا یا حقیقةً وہ کلام الہی تھا کہ اونکی زبان پر
متجلی تھا جسطرح کہ موسے علیہ الصلوة والسلام نے درخت سے سنا یموسیٰ انی انا اللہ رب العالمین
اے موسے مین اللہ ہون رب سارے جہان کا کیا یہ درخت نے کہا تھا حاشا بلکہ اللہ عز و
جل کا کلام تھا کہ درخت سے مسموع ہوا یہ کیونکر ہو سکے کہ ثمرہ حقیقت کا جو عبارت مکاشفہ سے
ہے یعنی مشاہد الوہیت کا ساتھ قلب کے یہ ہووے کہ خود کو خدا کہوین اور ماسوا اللہ کا خدا ہونا
ثابت کرین اور خلاف مطلوب طریقت نعوذ باللہ من ذلک نصیب ہووے اگر ایسا ہی ہوتا یعنی
خدا تعالی اور ماسوی اللہ تعالی مین اتحاد ہوتا تو قطع نظر اور استحالات عقلیہ وشرعیہ کے ثواب
اور عذاب کسکے واسطے ہے اور فرعون کا انا ربکم الاعلی کہنا اور مشرکین کا بت کو سجدہ کرنا کیون
موجب کفر ہوتا اور انبیاء علیہم السلام کیون ان امور کے دور کرنے کے واسطے مبعوث ہوتے
اور فی الواقع اتحاد خدا و انبیاء مین تھا تو کتب سماویہ اور اقوال تمام انبیاء علیہم السلام اوس کے
خلاف مین تو کیا نعوذ باللہ من ذلک مخالف واقع کے ہو کر تمام اقوال خدا تعالے اور انبیاء علیہم

السلام جھوٹے ہوئے جاتے ہیں اور استحالہ اسکا اظہر من الشمس ہے اگر کوئی کہے
کہ عوام کی فہم میں نہیں آتا ہے اسواسطے انبیا علیہم السلام کو خدا تعالے نے اسکا حکم نہیں کیا تو یہ
کہنا سراسر غلط ہے عوام کی فہم میں نہیں آنے کے سبب کیا نعوذ باللہ من ذلک خدا تعالے وانبیاء
علیہم السلام جھوٹ بولے اتحاد کو غیر اتحاد قرار دیا اور ساوتی کو ایمان ٹھہرایا اور فہم میں نہ آنا موجب
عدم اظہار کا ہے تو لازم آتا ہے کہ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ متشابہ کو پوشیدہ رکھا ہوتا کیونکہ متشابہات
کے حق میں فرمادیا وما یعلم تاویلہ الا اللہ اس سے واضح ہے کہ سوائے خدا تعالے کے
اور کی فہم میں معانی متشابہات کے نہیں آتے ہیں حالانکہ متشابہات آیات واحادیث کو خدا تعالے
ورسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پوشیدہ نہیں کیا پس واضح ہو کہ عدم انفہام عوام موجب اخفاء
وعدم اظہار کا نہیں ہے اور آیات وما رمیت اذ رمیت اور فاینما تولوا فثم وجہ اللہ وغیرہا
جنکے معانی ظاہری مراد نہیں ہیں اونسے اس مطلب پر دلیل پکڑنا اور غیر مراد پر حمل کرنا ایسے معانی
ہے جیسے پس واضح ولائح ہے کہ صوفیہ کرام کے نزدیک اتحاد ہرگز مراد نہیں ہے بلکہ اونکی یہی مراد ہے کہ اشیا ممکنات
ہیں اور حق موجود ہی غایت یہ ہے کہ صوفیہ اشیا کو ظلال حق کے جانتے ہیں بے مظنہ تغیر وتبدل حق سبحانہ
وتعالی کے مانند سایہ کسی شخص کے دہوپ میں اور عکس کے آئینہ میں کہ یہ سایہ وظل وعکس ظہور اوس شخص کا
ہے مگر اس ظل وعکس کو محض ساتھ اوس شخص کے اور سوا اوس شخص کا کوئی نہیں جانتا ہے اور یہ کوئی نہیں
سمجھتا ہے کہ وہ شخص آئینہ ظل میں آیا ہے اور اپنی اصالت سے اوس نے تبدل کیا ہے بلکہ وہ شخص اپنی
اصالت پر ہے اور کوئی تغیر اوسمیں نہیں ہوا ہے بدون تغیر وتبدل کے اوس سے ظل وعکس ظاہر ہوا ہے
بعض اوقات اون لوگوں کی نظروں میں جنکو اوس شخص کے وجود سے کمال محبت ہوے بواسطہ
کمال محبت کے وجود سایہ وعکس کا پوشیدہ ہو جاوے مگر سوا اوس شخص کے کچھ اونکو دکھائی نہ دیوے
تو کہیں کہ ظل عین شخص کا ہے یعنی ظل وعکس معدوم ہی موجود وہی شخص ہے پس اس تحقیق سے
لازم آیا کہ اشیا نزدیک صوفیہ کرام کے ظلال حق تعالی کے ہیں نہ عین حق تعالے پس ثابت ہوا کہ صوفیہ
قائلین وحدة الوجود کے نزدیک بھی اتحاد وحلول ہرگز نہیں ہے۔ اور جو ایسا گمان صوفیہ کرام

سکے حق مین کرے خرابی اوسکی فہم کی ہے صوفیہ کرام بری ہین ہین ان اشعار کے قائلین اور اونپر راضیین کے ہاتھہ مین کوئی دلیل عقلی و نقلی نہین ہے جو مانع عدم جواز ہوکر جواز ثابت ان اشعار کا کرسکے واللہ اعلم و علمہ احکم فی ہذہ الاشعار الشرک عظیم قائلہا و مرتکبہا و معینہا الکفار اثیم هل انبئکم علی من تنزل الشیٰطین تنزل علی کل افاک اثیم یلقون السمع واکثرهم کاذبون والشعراء یتبعهم الغاوون ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین کیف یهدی الله قوما کفروا بعد ایمانهم وشهدوا ان الرسول حق یا ایها المحمود عملک مردود تب الی الله ولا تشرک بالله ان الشرک لظلم عظیم ولا تشتر اللهو الحدیث متضل عن سبیل الله ولا تجادل فی الله بغیر علم واتبع ما انزل الله ولا تبتدع ولا تتبع اباءک فان الشیطان یدعوک الی عذاب السعیر والله لحسرة علی من طغی و آثر الحیوة الدنیا فان الجحیم هی المأوی ربنا لا تزغ قلوبنا وارحمنا انت مولانا فاحکم بیننا انک خیر الحاکمین (ترجمہ) ان اشعار تحقیق شرک بڑا بھرا ہوا ہے اور ان اشعار کے بنانے والے اور اونپر عقیدہ رکھنے والے اور کل مددگار سب کے سب کفار گنہگار ہین آیا مین تمکو نہ بتادون کہ شیاطین کسپر نازل ہوتے ہین۔ نازل ہوتے ہین اوپر ہر کذاب فاجر کے جن کو کاہن کہتے ہین اونکے کانوںمین فرشتونکی سنی ہوئی باتین ڈالتے ہین۔ پس وہ اپنی طرف سے جھوٹی باتین بہت ساری ملاکر اپنے معتقدون کے سامنے کہتے ہین اور اکثر اونکے جھوٹے ہوتے ہین اور شاعر کفار تابعداری کرتے ہین اونکی بہکے ہوئے اور جو سوا اسلام کے دین کو تلاش کریگا پس ہرگز اوس سے قبول نہ کیا جاویگا اور آخرت مین نقصان پانے والون سے ہو جاویگا کیسے ہدایت کرے اللہ تعالی قوم کو کہ کفر کیا اونہون نے بعد ایمان اپنے کے اور اثبات کی گواہی دیتے ہے کہ تحقیق رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حق ہین اے محمود عمل تیرا مردود ہے اللہ تعالی کیطرف توبہ کر اور اوس کے ساتھہ دعوے خدائی مین نہ شریک ہو تحقیق شرک البتہ بڑا ظلم ہے اور کھیل کی بات کو مت خرید کو تاکہ اللہ تعالی کے راستہ سے گمراہ کرے اور مت

جھگڑا کرتے ہیں اللہ تعالے کے بغیر علم کے اور تابعداری کر اوس چیز کی کہ جو اللہ تعالے
نے نازل فرمایا ہی اور اپنی طرف سے بنا راستہ مت نکال اور مت تابعداری کر اپنے آبا و اجداد کی
باطل مین اسلئے کہ شیطان سمجھے عذاب جہنم کیطرف بلاتا ہی اور تحقیق وہ حسرت اور افسوس ہی اوس
آدمی کے لئے جو سرکشی کرے اور زندگانی دنیا کی اختیار کرے ایسے آدمی کو رب العالمین جہنم مین
داخل کریگا اے رب العالمین ہمارے دلوں کو مت ٹیڑھے کر دے اور ہمپر رحم کر تو ہمارا مددگار ہے
بس حکم کر درمیان ہماری تو اچھا حکم کرنیوالا ہی۔



ان اشعار مین مخالف شریعت غرا کے بہت مضامین مندرج ہین جیسے شخص محمود نامہ کو چراغ لامکان
اور نور جاودان کہنا اور اوسکی ذات کو ہو اللہ کہنا عین شرک فی الذات ہی جو منافی ہے قول اللہ تعالے
کے الٰهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم اور قل هو الله احد اور ذات محمود کو
اول و آخر کہنا کہ اسکے سوا اور کوئی نہین کہنا یہ عین اثبات ازلیت و ابدیت غیر خدا تعالے مین کرنا یہ منافی
ہے قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو فرمایا ہے كان الله ولم يكن شيء معه وهو الان ابدي سرمدي
لا اله الا هو والله لا يغفر ان يشرك به اور محمود نام والیکو شبیہ حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے
کہنا اور صفات حضرت محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے موصوف کرنا بقصد مشابہت کفر ہے شیخ ابن حجر ہیتمی مکی
رحمہ اللہ تعالے کتاب اعلام بقواطع الاسلام مین لکھتے ہین ومما اكفر به ايضا قوله فى محمد الامين تشبيه
اياه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تناسخ الاحين ان اشبها اشتبها خلقا وخلقا كما قد التشرن
وشهوة ايضا قول حسان الاندلسي فى محمد بن عباد المعتمد ووزيره ابى بكر بن زيدون وكان ابا بكر
ابو بكر الرضا وحسان حسان عثمان ويعيد الشاعر وغيره من ارتكاب هذه التشبيه
الشديدة الوزر العظيمة الاثم فانها ربما جرت الى الكفر نعوذ بالله تعالى من ذلك ولحول

المتقدمون والمتاخرون ینکرون مثل هذا ممن وقع منه انتهى اور محمود کے جسم میں جان پانا
جو ہمارے تعالےٰ سے پیدا ہوا کہنا صریح حلول واتحاد کے قائل ہونا ہے وہ موجب کفر وضلال کا ہے اور ذات
محمود سے سارا جہان پیدا ہوا کہنا یہ صریح کفر ہے اور شرک فی الخالقیۃ الا له الخلق لا اله الا هو خالق کل شئی
اس سے حصر خالقیت کا ذات وحده لا شریک له میں ثابت ہے سوا اسکے خلاف میں کسی بندہ پر خالق کا اطلاق
کرنا ارتداد اور کفر ہے اور مصداق حدیث قدسی لولاک لما خلقت الدنیا جو صفت خاصہ سرور عالم صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم سے ہے میاں محمود کو ٹھیرانا یہ بھی کفر ہے ؎ بحکم شرع وحقیقت چنین بود مشہور ٭ کجا محمد عربی
کجا میاں محمود ٭ اور کتاب الشفا فی تعریف حقوق المصطفےٰ کے مقالات کفر کی فصل میں لکھا ہے وکذلک نکفر
من ادعی مجالسة الله تعالی والعروج الیه ومکالمته او حلوله فی احد الاشخاص کقول بعض
المتصوفة والباطنیة والنصاری والقرامطة اور یہ کلام شاعر کا کہ صوفی پکے ملحد کا ہے جو اپنے کو صاحب
حال سمجھکر لکہا سطور کے قبل دقال مخالف شرع وطریقت کہا ہے کیونکہ جو حقیقت مخالف شریعت کے ہو وہ زندیقی
اور الحاد ہے جیسا سلطان طریقت وجود یہ غنیة الطالبین میں فرماتے ہیں کل حقیقة ردت لها الشریعة فهی زندقة
اور حضرت سید محمد گیسو دراز رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں طریقت بے وجود شریعت وجود بے نمازے اور حضرت شمس
تبریز قدس سرہ فرماتے ہیں ؎ شریعت را مقدم دار اکنون ٭ طریقت از شریعت نیست بیرون ٭ چو کسے کو
در شریعت راسخ آید ٭ حقیقت راہ بروے خود کشاید ٭ اور امام محمد غزالی قدس سرہ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں
حقیقة ابطلتها الشریعة فهو کفر اور وہ جو صوفیہ کرام ارباب حال سے اقوال مروی ہیں جیسا کہ عالم کو عین
الحق کہتے ہیں سو مراد اس سے عینیت بمعنی اتحاد نہیں بلکہ بمعنی اصالت وظلیت ہے شاہ ولی اللہ رسالہ مکتوب
مدنی میں لکھتے ہیں والصوفیة حیث قالوا العالم عین الحق ما ارادوا به نفی الوجودات الخاصة
من تنزل الوجود الی مراتب شتی بل ارادوا افادة معنی التنزل والظهور فکما ان المحقق لا یقول
زید وعمرو واحد یعنی به التماثل فی النوع لا الاتحاد من کل وجه ویقول الانسان والفرس واحد
یعنی الاشتراک فی الحیوانیة والشجاع والاسد واحد یعنی المشابهة فی الشجاعة فکذلک
الصوفیون یقولون ان العالم عین الحق یعنون تعینا کلیا فی الوجود المنبسط وقیام الوجود

المنبسط بالحق الاول جلیہی لا نفی التمایز بالکلیۃ ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ٭ گر حفظ

مراتب نکنی زندیقی ٭ پھر صوفیہ جو بعض عینیت حقیقی اور غیریت حقیقی اور بعضے غیریت اعتباری کے قائل ہیں

سو مراد اس سے اعتبار واقعی حقیقی ہے نہ اعتبار محض فقط ایسا ہی رسالہ بیان واقعی مصنفہ مخدوم

ساوی میں اور جواہر الحقائق للمولوی شاہ محی الدین اور رسالہ ادلۃ التوحید للشیخ علی المہایمی گجراتی میں

اور شیخ اکبر محی الدین العربی قدس سرہ فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں لیس للعبد فی العبودیۃ نہایۃ

حتی یصل الیہا ثم یرجع ربا کما انہ لیس للرب حد ینتہی الیہ فیصیر عبدا فالرب رب

غیر نہایتہ والعبد عبد غیر نہایتہ یعنی بندہ ہر مقام میں بندہ ہی اور رب ہر مرتبہ میں رب ہی۔ بندہ کو رب اعتقاد

کرنا یا رب کو بندہ کسی مقام میں کفر ہے الحاصل صوفی تمام بزرگوں کی مراد کو نہ سمجھ کر کفر میں پڑتے ہیں اور مریدوں

کو کفر میں ڈالتے ہیں۔ اور کتاب نفحات الانس میں کتاب اعلام الہدی و عقیدۃ ارباب التقی مصنفہ شیخ شہاب

الدین سہروردی قدس سرہ سے نقل فرماتے ہیں وکرامات الاولیاء من تتمۃ معجزات الانبیاء ومن

ظہر لہ علی ھذہ من الخرقات وھو غیر ملتزم باحکام الشریعۃ نعتقد انہ زندیق وان الذی

ظہر لہ مکر استدراج اور زبدۃ العارفین سید شاہ کمال الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ع

صوفیہ کا یاد رکھیہ قاعدہ کلیہ ٭ خلق ہو جاوے حق عبد ہو جاوے رب ٭ گر تو تحقیقی رو بہ عالم حق میں نوٹ ٭

ورنہ حقائق کے بیچ لاف نکر ہو نہ لب ٭ عطر کو کہنا شراب آب کو کہنا سراب ٭ خوب کو کہنا خراب کذب ہے اک

بے ادب ٭ اور ایسے کلام کو جو موجب کفر و شرک ہو رواج دینا رضا بالکفر اس سے لازم آتا ہے والرضا

بالکفر کفر اور اسکو رضامندی سے لوگوں میں تقسیم کرنے والا داعی الی الکفر والحاد کہلائیگا جیسا کہ درمختار

میں لکھا ہے وفی حاشیۃ البیضاوی ملخصہ الداعی الی الالحاد والاباحی کالزندیق اور ترویج ایسے

اقوال کی عین تضلیل امت محمدیہ ہے جو قائل کو اسکے مضلل اور کافر بالقطع کہا جاویگا جیسا کتاب شفای

قاضی عیاض میں لکھا ہے وکذلک نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل

الامۃ اور شیخ محمد بن فضل اللہ شیخ تحفہ مرسلہ میں لکھتے ہیں ومن المحال ان تحصل المرتبۃ المتوسطۃ

من تلک المراتب الثلث لمن خالف الشریعۃ والطریقۃ فضلا عن المرتبۃ الاخیرۃ التی

هی اعلی مما سواها من المرتبتین السابقتین ۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوهاب هذا ما تیسر لی فی الجواب واللہ اعلم بالصواب

کتبہ احقر عباد اللہ السید وجیہ الدین احمد القادری عفا اللہ عنہ وعن اسلافہ

حافظ احمد علی ۱۲۸۵	نور الظهور ۱۲۸۹ بندہ درگاہ حق	احمد ۱۲۸۵ وجیہ الدین سید شاہ قادری

المجیب مصیب

حسین سید ۱۲۹۷

الجواب صحیح

امان اللہ

جواب صحیح است کہ این چنین کس ضال و مضل است کہ راہ شریعت گم کردہ و در طریقت دعوی دروغ دارد رقیمہ سید عبید اللہ قادری

سید احمد حسین خطیب و متولی مسجد افضل گنج ۔

عبد اللہ ۱۲۹۸ عبید

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

عبد العزیز

این جواب درست است

ولد رفیع الدین سید فضل الدین

جواب صحیح و درست است لکن این کس از حکم قرآن و حدیث و فقہ کافر شد آن کس قابل اخراج

الدین سید ولی ۱۲۷

این جواب درست است

محمد وزیر الدین

سنہ ۱۳۱۳ ہجری مین علماے اہلسنت نے محمود میان صاحب کے کفر
کا فتوے دیا اوس کو احباب کے عام نفع کے لئے شایع کرتا ہون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد مینے اس فتوے کے اول سے آخر تک دیکھا سب صحیح پایا اللہ تعالی فاضل مجیب کو جزاے خیر عطا فرماوے بے شک محمود میان اور اوسکے ہمخیال سب کافر ہین۔ اب بندہ راقم دوسری وجہ کفر محمود میان بیان کرتا ہے احباب اہلسنت اوسکو بغور سنین محمود میان احمد آبادی ساکن محلہ دریاپور شرف الدین صاحب ایرانی کے چچا سسر کے نے اپنے بھتیجے داماد کی تحریر و تقریر اپنے دستخط و مہر کردی ہے۔ چنانچہ اشتہار مورخہ ۹ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۱۲ھ کو مطبع علوی حیدری بانا بازار بمبئی مین طبع کراکے شایع کیا تھا اسکی پیشانی پر یہ عبارت لکھی ہے (معوذتین کی قرآنیت کے منکر کو کافر کہنا سنت وجماعت کے چارون مذہب مین منع) اس اشتہار پر محمود میان نے دستخط اس عنوان سے کئے ہین الامر کذالک کتبہ محمود میان ولد خوب میان چشتی اور اس اشتہار پر باقر میان نے اپنے دستخط اس عنوان سے کئے ہین ھذا ھو الحق لا ریب فیہ کتبہ سید محمد باقر ابن سید مرتضی قادری۔ دوسرا اشتہار شرف الدین ایرانی نے مورخہ ۲۲ ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۳ھ مین بمبئی مین طبع کرایا تھا اوسکی پیشانی پر یہ عبارت ہے (صفت قرآنیۃ کے ما بین چند کلمات کی کمی بیشی ثابت ہے) اس اشتہار کے آخر مین یہ عبارت ہے (المشتہر شیخ علاء الدین ولد علامہ محی الدین عفی عنہ اس مضمون بالا کی صحت پر جن صاحبون نے صحیح آپکی کی ہے اونکے اسماے شریف یہ ہین) ان اسماء مین محمود میان و باقر میان کا نام اس طرح لکھا ہے (محمود میان ولد خوب میان صاحب چشتی سید محمد باقر صاحب قادری) رسالہ عجیب جسکا نام کفرگیر ہے اوسکے صفحہ ۱۰ مین (المجیب لوہا حسین احمد آبادی) لکھا ہے اس رسالہ کے صفحہ ۲ مین ان علما مع المؤمنین آیت قرآنیہ ہونا ثابت کیا ہے اور قرآن شریف مین خلل عجیب کا ہونا ثابت کیا ہے۔ اس رسالہ کے صفحہ ۱۱ مین الامر

کذالک کتبہ محمود میاں ولد خوب میاں چشتی کہا ہے - اور مہر رسالہ پر لگائی ہے - اوس مین

صحیح ہے

خوب شد
محمود از لطف
رشید

اور ایک اشتہار شرف الدین صاحب ایرانی سنے بمطبع جواہر بمبئی مین طبع کرایا ہے اوس کے آخر مین لکھا ہے اجاب بذالک الجواب

شرف الدین المشہدی الحسنی نسبا والقادری والسہروردی مشربا عفی عنہم و عن اسلافہ واخلافہ یوم الحساب ۔ الامر کذالک کتبہ محمد حاجی میاں ولد خوب میاں چشتی

بن محمد مصطفی
شرف المرتضی

هذا هو الحق لاريب فيه كتبه سید محمد باقر

خوب شد
محمود از لطف
رشید

سید مرتضی صاحب قادری * اور شرف الدین ایرانی کی تحریر پر حاجی میاں بن میاں محمد بیچی والے اور فقیر محمد بیجاپوری نے بھی اپنے دستخط و مہر کر دیئے ہین - اب اس تقریر سے ثابت ہوا کہ شرف الدین صاحب ایرانی نے جو اشتہارات لکھے ہین اونکو محمود میان و باقر میان و حاجی میان و فقیر محمد بیجاپوری نے صحیح کہا تو اونکا بھی یہی عقیدہ ہوا کہ معوذتین کی قرآنیت کے منکر کو کافر کہنا سنت و جماعت کے چارون مذہب مین منع ہے اور جیسے شرف الدین صاحب ایرانی قرآن مجید مین کمی بیشی کے قایل ہین اسیطرح محمود میان و باقر میان وغیرہ بھی ہین کیونکہ جس عقیدہ کو صحیح فرماتے ہین پس ان دونون کے نزدیک بھی قرآن مجید مین کمی بیشی ثابت ہو گئی اور نور حسین صاحب ایرانی اور اونکی چچا شرف الدین صاحب ایرانی ان علیا مولی المؤمنین کا آیت قرآنیہ ہونا اور قرآن مجید مین خلل عجیب ثابت کرتے ہین اور محمود میان بھی اپنے دستخط مین لکھتے ہین کہ میرے نزدیک بھی حکم ایسا ہی ہے اور باقر میان اوس کو حق اور لاریب فیہ بتاتے ہین پس شرف الدین ایرانی اور اونکی چچا پسر محمود میان و باقر میان نور حسین صاحب ایرانی اور کل دستخط کرنے والے نجس العقیدہ ہونے مین برابر ہو گئے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے سب علماء مذاہب اربعہ نے جیسے شرف الدین ایرانی کو کافر کہا ہے یون ہی اوس کے ہم عقیدہ کو بھی کافر کہا ہے مفتی حنفی عبد الرحمن سراج مرحوم و مغفور اپنی تقریظ مین لکھتے ہین یلزم علی شرف الدین و جمیع من اتبعہ لطف الدین

أن يرجعوا عما هم عليه من الزيغ والطغيان ويتجنبوا عن متابعة
الشيطان ويجددوا إسلامهم وأنكحتهم لئلا يدخلوا في وعيد ذلك
بأنهم اتبعوا ما أسخط الله وكرهوا رضوانه فأحبط أعمالهم وذلك بأن الله
مولى الذين آمنوا وأن الكافرين لا مولى لهم اور شیخ الخطباء ورئیس الکرام بالمسجد الحرام
حضرت محمد سعید اپنی تقریظ مین تحریر فرماتے ہین فالواجب علی ولاة الأمور أن يلتفتوا لمن
ابرز هذه البهتانات وحذف سور القرآن وهذا باقبح الهذيان وان يقيموا عليه الحد
بالسيف والسنان بعد اقامة الحجة عليه والبرهان یہ حکم شرف الدین ایرانی پر
حضرت مولانا مولوی محمد نذیر احمد خانصاحب مرحوم و مغفور کے پاس مورخہ ۵ ذی القعدہ سنہ ۱۳۲۱ھ
روز چہارشنبہ کو مولانا مولوی محمد عبد الحق صاحب مکی شیخ الدلائل عم فیضہ الجلی والخفی نے مکہ معظمہ سے
روانہ کیا اور ان دونون عبارتون کا حاصل مطلب لیکر مولانا مولوی نذیر احمد خانصاحب نے ایک اشتہار مورخہ
۲۵ رجب سنہ ۱۳۲۱ھ کو طبع کرایا جسکی پیشانی پر یہ عبارت ہی دیکھا تو انکو معلوم ہوکہ مکہ شریف کے چارون
مذہب کے علما اور مدینہ منورہ کے علماء کا فتویٰ آگیا کہ شرف الدین ایرانی احمدآبادی مسلمان نہین ہے
اوسپر اور اوسکے تابعین پر تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم ہے توبہ نکرے تو دار الاسلام مین حاکمون کو اوسپر
حد سیف و سنان سے قایم کرنا چاہئے تاکہ دوسرون کا ایمان خراب نکرے) رسالہ مبارکہ تذییل المنافقین
کے صفحہ ۸ مین اعلیحضرت فاضل بریلوی مولانا مولوی محمد احمد رضا خانصاحب عم فیضہ الجلی والخفی اپنی تحریر
پر تقریر میں درفشانی فرماتے ہین - دیہان اجمالاً چند جملے یاد رکھنے کے ہین ایمان رکھنا فرض ہے کہ جو کچھ
قرآن مین ہے اوسکی قرآنیت کا منکر کافر ہے اگرچہ منزل من اللہ ہونا مانے کہ صرف منزل من اللہ ہونا
قرآنیت کے لئے کافی نہین احادیث قدسیہ سب منزل من اللہ ہین اور قرآن نہین اسیطرح جو سورہ و آیہ کیسے
کہ اوسکی عدم قرآنیت مانی جاتی ہے وہ بھی کافر مرتد مستحق نار ابد ہے اور خاسر فاجر ہے ایسا شخص اور جواس
عقیدہ مین اوسکے موافق ہون سب خارج از اسلام کافر ان لیام مین اوسکی جورو ہین قطعاً یقیناً اوسکے نکاح سے خارج
ہین سب پر تجدید اسلام و نکاح اونسے مقاربت حرام قطعی و زنائے خالص ہے مسلمانون پر اونسے سلام و کلام

ومخالطت ومجالست ومناکحت حرام ہی ایسے کافر نما در حقیقت کافر کا وعظ سننا حرام ہے ایسے کا مرید ہونا

اگر باوصف اطلاع عقیدہ ہو صرف حرام نہیں کفر ہے جو پہلے ارادت کر چکے ہیں بعد اطلاع اون پر

فسخ بیعت فرض قطعی ہی اگر اب بھی اوسے پیر بنائے رہیں تو خود کافر ہوجاینگے اور یہی سب احکام الہیہ

اونپر بھی نفاذ پاینگے ایسے کے پیچھے نماز محض باطل ہے جیسے کسی ہندو یا مجوسی کے پیچھے)

اب احباب اہلسنت اسبات کو سمجھ لیں کہ محمد رفیق پشاوری اور نورالحسین ایرانی ومحمود میاں وباقر میاں و حاجی میاں وفقیر محمد ونحوہم جب شرف الدین صاحب ایرانی کے ہم عقیدہ ہوچکے تو اونپر بھی برابر خارج اسلام ہونیکا حکم لگجاویگا اور جیسے شرف الدین صاحب ایرانی کا مرید ہونا کفر ہے یونہی نورالحسین وفقیر محمد بیجاپوری ومحمود میاں وباقر میاں کے اقوال وعقائد خبیثہ مذکورہ پر مطلع ہوکر اونمیں کسیکا مرید ہونا بھی کفر ہوگا اور جو لوگ محمود میاں وباقر میاں وفقیر محمد وغیرہم سے بیعت کرچکے ہیں بعد اطلاع اونکے عقیدہ فاسدہ کے اونپر فسخ بیعت فرض قطعی ہوگی اگر اب بھی اونہیں پیر بنائے رہیں تو خود کافر ہوجاوینگے اور یہی سب احکام الہیہ اونپر بھی نفاذ پاینگے اور جیسے شرف الدین ایرانی کا وعظ سننا حرام ہے اسیطرح حاجی میاں پیٹھے والے اور فقیر محمد بیجاپوری کا بھی وعظ سننا حرام ہے۔ برادران اہلسنت اسبات کو اول سمجھ لیں کہ شہر احمدآباد میں شرف الدین صاحب ایرانی نے ۱۳۱۸ھ میں معوذتین کی عدم قرآنیت کا مقدم ومنع ہونا جاری کیا۔ اوسوقت حضرت مولانا مولوی محمد نذیر احمد خانصاحب مرحوم مغفور نے اونکی تردید میں قلم اوٹھایا۔ مولانا المرحوم کی امداد میں کل لکھنؤ ودہلی علماء حرمین شریفین وعلماء ہندوستان وعلماء دہلی خصوصاً نے فتاوے لکھے ہیں مواہیر ودستخط سے مزین فرماکر لکھے اور ایرانی صاحب کا کافر ہونا اونھوں نے ثابت کردیا اور اونکا کفر مشہور بھی ہوگیا اب جبکہ ان علماء نے اپنی مواہیر ودستخط مولانا مولوی محمد نذیر احمد خانصاحب کی جانب کئے اسیطرح محمود میاں وباقر میاں وغیرہما بھی اپنے دستخط مولانا المرحوم کیجانب کردیتے اور اپنی قرابت وقومیت کا لحاظ نکرتے وہ اونہوں نے نہ کیا بلکہ اوس کے برخلاف محمود میاں ودیگر نے باطل کی مدد کرکے اپنے بھتیجے داماد شرف الدین کے دعاوی باطلہ پر اپنے دستخط کردیے اور قبر میں جانے تک اوس تحریر باطلہ سے توبہ نہ کی اس صورت میں سب برادرانکا بھی ایرانی صاحب کے عقیدہ میں شریک ہونا ثابت ہوا

اونپر یہ بات فرض تھی کہ جیسے ایرانی صاحب نے چھپے دو اشتہارون اور رنگون مین محمود میان و باقر میان و
محمد رفیق پشاوری و حاجی معاق رفقیر محمد کے دستخط و مہر طبع کرادئے ہے وہ ضرور اوسکی تردید کردیتے کہ ہم
شرف الدین ایرانی کے ہم عقیدہ نہین ہمارا نام اونہون نے بالکل غلط لکہا ہے ہم احمد آباد کے اہلسنت ہین
ایرانی صاحب کا ہم عقیدہ ہرگز نہین سمجہین غیرہ نہ کیا اور ایرانی صاحب کی تحریرون پر دستخط کردئے تھے اور
قرآن مجید اور دین اسلام کی محبت دلمین تھی اوس صورت مین جب علماء اہلسنت نے شرف الدین ایرانی کے
کفر کا فتوے لکہا اوسوقت تو بنام اپنا قطع کراکے شایع کرادیتے اسصورت مین سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے کلام پاک پر عمل ہوجاتا اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة السر بالسر والعلانیة
بالعلانیة رواہ الامام احمد فی الزہد والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن
جبل جب عمل کرے تو گناہ کا پس نیا پیدا کر نزدیک اوس کے توبہ کو پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ اور کہلے ہوے
گناہ کی کہلی ہوئی توبہ یہ کام محمود میان و باقر میان و محمد رفیق نے اپنے مرتے دم تک نہ کیا اب اونپر پورا
حکم اس کلام مجید کا جاری ہوگیا۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ حضرات
صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین جب دار باقی کو تشریف لیجاتے تھے آپ تجہیز و تکفین مین شریک
ہوتے تھے نماز جنازہ اونکی پڑہاتے تھے۔ اور بعد دفن کرنے کے اونکے لئے دعا و استغفار کرتے تھے۔
اور اونکی زیارت القبور کو اونپر فیض اپنا ڈالنے کے لئے تشریف لیجاتے تھے۔ آپ رحمۃ للعالمین ہین اسواسطے
اوپ ہی یہ کام مومنین و منافقین سب کے ساتھ برابر کرتے تھے۔ رب العزت تبارک و تعالی نے اپنی
پیارے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو منافقین کے جنازہ کی نماز سے اور انکے دفن کرنے مین شامل ہونے سے
اونکے لئے استغفار سے اونکی زیارت القبور سے منع فرمادیا بعد منع فرمانے کے حضرت نبی علیہ الصلوۃ و
السلام کسی منافق کے جنازے یا قبر پر تشریف تک نہ لے گئے۔ یہ مضمون قرآن مجید مین ہے ولا تصل علی
احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وہم فاسقون
تفسیر جلالین و تفسیر احمدی و تفسیر بیضاوی مین ہے ولا تقم علی قبرہ لا تقف عند قبرہ للدفن
او للزیارۃ و تفسیر حسینی فارسی مین ہے (ولا تقم) ما یست (علی قبرہ) بر سر گور وے برائے دفن یا

زیارت یا دعاء استغفار۔ تفسیر کبیر میں ہے قال الزجاج کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیه وسلم اذا دفن المیت وقف علی قبرہ ودعا له فمنع ههنا منه
تفسیر ابو سعود میں ہے (ولا تقم علی قبرہ) ای لا تقف علیه للدفن او للزیارة
والدعا عد روی انه علیه الصلوۃ والسلام کان یقوم علی قبور المنافقین ویدعو لهم
احباب اہلسنت غور فرماوین کہ جب محمود میان و باقر میان و محمد رفیق لپناوری کا کفر سے توبہ کرنا
اشتہار دیکر اونہون نے شایع نہین کیا تو اب اونپر یہ حکم اسی قرآن مجید کا بلا توقف جاری ہوگا
اہل حق اوسپر عمل کرین اونکی قبر پر مسلمانون کو کہڑے ہونا اور سلام کرنا اور پہول اور چادر
چڑہانا اور اونکی زیارت القبور کو جانا اونکے لئے دعا و استغفار و ایصال ثواب کرنا رب العزۃ
تبارک وتعالی نے قرآن مجید مین اپنے بندون کے واسطے حرام کردیا ہے علی ہذا القیاس محمود میان
کے صندل کا مجمع جسمین ڈہول تاشے باجے بجوائے جاتے ہین اوسمین مسلمانونکو شریک ہونا حرام ہے
اونکے یہان عرس مین رنڈیون کا گانا ہے اوس مجمع مین شریک ہونا حضرات اہلسنت کو حرام
ہے حضرت شیخ احمد ملا جیون استاد بادشاہ عالمگیر اپنی تفسیر احمدی مین آیت کریمہ و من الناس من
یشتری لهو الحدیث کی تفسیر مین تحریر فرماتے ہین اما ما هو سمعنا اهل زماننا من انهم
یهیئون المجالس ویرتکبون فیها بالشرب والفواحش ویجمعون الفساق والامارد و
یطلبون المغنین والطوائف ویسمعون منهم الغناء ویتلذذون بها کثیرا من اهواء
النفسانیة والخرافات الشیطانیة ویحمدون علی المغنین باعطاء النعم العظیم ویشکرون
علیهم بالاحسان العمیم فلا شک ان ذلک ذنب کبیر واستحلاله کفر قطعا ویقینا لانه
عین لهو الحدیث فی شانهم بخلاف اولیاء الحق فانه لم یبق لهو الحدیث فی شانهم
بل یکون ذلک وسیلة لرفع درجاتهم ونیل کمالاتهم وفعل فی ذکره تعالی لهو الحدیث دون
التغنی وکذا فی ذکرهن التسبیحیة ولهم الغایة اشارة الی هذه التفرقة حاصل اس
عبارت کا یہ ہی کہ حضرت شیخ احمد ملا جیون رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ ہمارے زمانہ مین جو رسم ہے کہ لوگ مجالس کو تیار

کرتے ہین اور اونمین بیحیائی کے کام اور شراب پینے کو اختیار کرتے ہین اور فساق اور بے داڑہی والونکو جمع کرتے ہین اور گانے والون اور رنڈیونکو بلواتے ہین اور اونسے گانا سنتے ہین اور اوس سے بہت لذت لیتے ہین اور اپنی خواہش نفسانی سے شیطانی خرافات اوس مجلس مین کرتے ہین اور رنڈیون اور گانے والونکی بعضین تعریف کرتے ہین اور اونکو بڑی بخششین دنیا کی دیتے ہین اور اونکے شکریہ ادا کرتے ہین اور اونپر اپنا احسان عام کر دیتے ہین۔ حضرت استاد عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین بیشک یہ افعال کبیرہ گناہ ہین اور انکو حلال جاننے سے آدمی قطعاً یقیناً کافر ہوجاتا ہے اسلئے کہ انکے حق مین یہ افعال عین لہو الحدیث ہین بخلاف اولیاء اللہ قدس اللہ اسرارہم کے کہ اونکے حق مین یہ خالص شعار خوف الٰہی سے سننا لہو الحدیث باقی نہین ہین بلکہ یہ وسیلہ اونکے رفع درجات کا ہے اور ان اشعار کے سننے سے اونکے کمالات بڑھتے ہین حضرت رب العزۃ تبارک وتعالیٰ نے بھی ان دونو فریقونکی طرف اشارہ کیا ہے بایں طور کہ آیۃ کریمہ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذہا ھزوا الایۃ مین فرمایا ہے اور اپنے بندون کو سمجھا دیا کہ بعض لوگ ایسے ہین جو کھیل کی بات کو خریدتے ہین تاکہ اللہ تعالیٰ کے بندونکو اوسکی راستے سے گمراہ کرین بغیر علم کے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض بندے ایسے لہو ولعب اور رنڈیون کے گانے سے دور رہتے ہین اور اپنے علوم دینیہ سے اللہ جل جلالہ کے بندون کو ہدایت کرتے ہین خدا تعالیٰ نے بھی دونون فریقون کو جدا کرکے بیان کردیا ہے۔ اب اس تفرقہ کو احادیث نبویہ سے بھی سمجھ لینا چاہئے

پہلی حدیث حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحضرات صحابہ کرام مہاجرین وانصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین غزوہ خندق مین مدینہ منورہ مین خندق کہودتے تھے۔ اوسوقت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکے بہوک وتہکن کے حال کو دیکھکر اونکو جوش وجذبہ مین لانے کیلئے پڑہا اللہم ان العیش عیش الآخرۃ فاغفر الانصار والمہاجرۃ پس اوسوقت حضرات صحابہ کرام نے جواب مین پڑہا نحن الذین بایعوا محمدا علی الجہاد ما بقینا ابدا یہ مضمون بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۸۹ مین ہے

دوسری حدیث حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین عمرہ قضا کرنے کے لئے تشریف لائے اوسوقت آپ اپنی اونٹنی قصوا پر سوار تھے۔ اور اوسوقت حضرات صحابہ کرام تلوارونکو اپنی گردنون مین ہار کی طرح پہنے ہوئے تھے۔ اور چاروں طرف سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کو گھیرے ہوئے تھے اور **لبیک** کے نعرے مارتے تھے پس اس حال میں کہ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور
حضرت عبداللہ بن رواحہ حادی رسول کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم آپکی اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے
اور یہ اشعار خوش الحانی سے پڑھتے تھے ؎ خلوا بنی الکفار عن سبیلہ ٭ الیوم نضربکم
علی تنزیلہ ٭ ضربا یزیل الہام عن مقیلہ ٭ ویذھل الخلیل عن خلیلہ ٭ ان اشعار کو
سنکر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ان اشعار سے کفار مکہ کا غضب جوش میں آجاویگا
اور حرم میں ابھی تلوار چل جاویگی۔ پس آپ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا کہ اے تم
سامنے حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اور اللہ تعالے کے حرم میں شعر پڑھتے ہو۔ پس حضرت نبی
کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی تسلی ہوجانے کے لئے اور اسبات
کی خبر دینے کے واسطے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنے پیارے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو اور حضرت صحابہ کرام
رضی اللہ تعالی عنہم کو کفار مکہ معظمہ کے شر سے بچالیا ہے اور ان اشعار کے پڑھنے سے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم و اللہ جل جلالہ کے حرم کی بے ادبی نہیں ہوتی پس اے فاروق اعظم عبداللہ بن رواحہ کو شعر پڑھنے دو
انکے اشعار کفار مکہ کے قلوب میں زخم تیر سے زیادہ تاثیر کرتے ہیں یہ مضمون شرح مواہب اللدنیہ کی جلد ۲
صفحہ ۲۹۷ میں علامہ عبدالباقی زرقانی بیان فرماتے ہیں **تیسری حدیث** بخاری شریف میں ہے حضرت سلمہ
بن الاکوع فرماتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر کو جانے کے واسطے نکلے۔
اسوقت ہم راتکو سیر کر رہے تھے اسوقت ایک آدمی نے قوم میں سے حضرت عامر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا
کہ ایا تم ہمکو اپنے اشعار سے کوئی چیز نہیں سناتے اور یہ عامر ایک مرد شاعر تھے پس حضرت عامر اپنی سواری سے
اترے اور انہوں نے اشعار پڑھنے شروع کئے ؎ اللھم لولا انت ما اھتدینا ٭ ولا تصدقنا
ولا صلینا ٭ فاغفر فداء لک ما ابقینا ٭ وثبت الاقدام ان لاقینا ٭ والقین سکینۃ علینا
انا اذا صیح بنا ابینا ٭ وبالصیاح عولوا علینا ٭ صاحب اللدنیہ میں ہے جملنا میں ان الذین قد
بغوا علینا ٭ اذا ارادوا فتنۃ ابینا ٭ ونحن عن فضلک ما استغنینا ٭ ان اشعار کو سنکر
حضرت نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ اشعار کون پڑھتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ عامر بن الاکوع

اشعار پڑھ رہے ہین۔ آپنے فرمایا کہ اللہ تعالے اونپر رحم کرے۔ اور حضرت نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی عادت
شریفہ یہ تھی کہ آپ جسکے حق مین یہ دعا کرتے تھے اوسکو شہادت ہو جاتی تھی آپکی اس دعا کی برکت سے حضرت عامر
غزوہ خیبر مین شہید ہو گئے **چوتھی حدیث** مشکوۃ شریف کے صـ ٤١٠ مین ہے اصدق کلمۃ قالہا
الشاعر کلمۃ لبید ٭ الا کل شیء ما خلا اللہ باطل ٭ مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ٤ صـ ٦١١ مین پورا تمام کلام ہے
وکل نعیم لا محالۃ زائل ٭ نعیمک فی الدنیا غرور وحسرۃ ٭ وعیشک فی الدنیا محال وباطل ٭
پانچوین حدیث حضرت عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ مین سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کا ردیف ہوا۔ پس آپنے فرمایا کہ آیا تم کو اشعار امیۃ بن ابی الصلت یاد ہین۔ مینے کہا کہ ہان آپنے فرمایا
پڑھو پس مینے ایک بیت پڑھی۔ پس آپ کو وہ بہت اچھی معلوم ہوئی آپنے فرمایا اور زیادہ پڑھو۔ پھر مینے ایک
بیت پڑھی۔ پس آپنے فرمایا اور زیادہ پڑھو یہانتک کہ مینے سو اشعار پڑھے۔ غرض یہ کہ حضرت نبی علیہ الصلوۃ
والسلام کو اشعار امیہ پسند آئے اسلئے کہ اوسمین اقرار اللہ جل جلالہ کی وحدانیت اور بعث کا تھا علامہ علی
قاری مرقاۃ کی جلد مذکور کے صـ ٦١٦ مین فرماتے ہین وفیہ انشاد الشعر المحمود المشتمل علی الحکمۃ
چھٹی حدیث مشکوۃ شریف مین بروایت بخاری شریف لکھا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی
ہین کہ حضرت نبی علیہ الصلوۃ والسلام حضرت حسان شاعر رضی اللہ تعالی عنہ کے واسطے اپنی مسجد مین منبر
بچھا دیا کرتے تھے۔ آپ اوسپر کھڑے ہو کر کفار قریش کی ہجو کا جواب اشعار مین دیا کرتے تھے اور سید عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مدح کے اشعار پڑھتے تھے اونکے اشعار صحیح مسلم ج ٢ صـ ٣٠١ مین یہ ہین
ھجوت محمدا فاجبت عنہ ٭ وعند اللہ فی ذاک الجزاء ٭ ھجوت محمدا برا حنیفا ٭
رسول اللہ شیمتہ الوفاء ٭ فان ابی و والدہ وعرضی ٭ لعرض محمد منکم وقاء ٭ ثکلت بنیتی
ان لم تروھا ٭ تثیر النقع من کنفی کداء ٭ یبارین الاعنۃ مصعدات ٭ علی اکتافہا الاسل
الظماء ٭ تظل جیادنا متمطرات ٭ تلطمھن بالخمر النساء ٭ فان اعرضتم عنا اعتمرنا ٭
وکان الفتح وانکشف الغطاء ٭ والا فاصبروا لضراب یوم ٭ یعز اللہ فیہ من یشاء ٭ وقال اللہ
قد ارسلت عبدا ٭ یقول الحق لیس بہ خفاء ٭ وقال اللہ قد یسرت جندا ٭ ھم الانصار

عرضتها اللقاء • یلاقی کل یوم من معد • سباب اوقتال او ھجاء • فمن یھجو رسول اللہ منکم
ویمدحہ وینصرہ سواء • وجبریل رسول اللہ فینا • وروح القدس لیس لہ کفاء • ان اشعار
کو سنکر سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے تھے ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما نافح او
فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ترجمہ تحقیق اللہ تعالی مدد کرتا ہے حسان شاعر رضی اللہ
تعالی عنہ کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام کے جب تک کہ وہ جواب دیتے ہیں حضرت نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی
جانب سے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانہ میں حدی ہوا کرتا تھا حدی کے معنی یہ ہیں
کہ اونٹوں کے سامنے خوش الحانی سے اشعار پڑھنا جس سے وہ وجد میں آجاویں مرقاۃ کی جلد
مذکور کے صفحہ ١٩٦ میں ہے ولہ تاثیر بلیغ فی سرعة مشی الابل وتاثیر الغناء فیھن -

---

اشعة اللمعات ترجمہ مشکوۃ جلد ۴ صفحہ ۱۲ میں ہے وحدا راندن شتر بسرود و آواز کذا فی الصراح

وحدا قسمے از غنا است کہ مباح است باتفاق وہیچکس را از علماء دروے خلافے نیست عادت است

عرب را کہ چون شتران ماندہ شوند خوش آوازی کنند وحدی گویند و شتران گرم شوند ومستی کنند وتیز
روند - حدی کے پڑھنے میں بہت بڑا اثر یہ ہے کہ اونٹ میں صفت غنا پیدا ہو جاتی ہے اور اوسکی روح
میں گرمی آجاتی ہے اور طرب اور وجد میں آکر جلدی سے چلتا ہے اور اوسکو تھکن اوس وجد کی
وجہ سے معلوم نہیں ہوتی اور خوش الحانی سے اشعار اونٹوں کے سامنے پڑھنا تمام علماء کے
نزدیک مباح ہے اور علماؤں میں سے کوئی بھی مخالف نہیں ہے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے
زمانہ میں چار حدی پڑھنے والے تھے ایک حضرت عبد اللہ بن رواحہ دوسرے حضرت عامر
بن الاکوع تیسرے حضرت انجشہ رضی اللہ تعالی عنہم جن میں انجشہ کا آواز بہت اچھا تھا حضرت انس
رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ مردوں کے ساتھ حدی کرتے
تھے اور حضرت انجشہ رضی اللہ تعالی عنہ عورتوں کے ساتھ حدی کرتے تھے اور بعض میں اشعار
رجز پڑھتے تھے اونکو جناب سالتمآب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا رویدک رفقا بالقوارير
یہ مضمون شرح مواہب اللدنیہ کی جلد ۳ صفحہ ۲۶۸ میں ہے - احباب اسبات کو سمجھ لیں کہ ان چار حدی پڑھنے

والونکے اشعار جیسے اونٹ سنتے تھے ویسی ہی حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے حضرات
صحابہ کرام مرد اور عورتین کل سنتے تھے اور یہ بالاجماع جائز ہے یہان **سات حدیثین** پوری ہوئین

اب **آٹھوین حدیث** شریف کے مضمون کو ذہن مین احباب کہین۔ مدینہ منورہ سے دو
میل ایک جگہ ہی اوسکا نام بعاث ہی وہان انصار کے دو قبیلون اوسی اور خزرج مین ایک سخت
لڑائی ہوئی تھی اور اوس مین فتح اوسی کی ہوئی تھی۔ اوس لڑائی مین انصار کے دونون قبیلون نے
آپسمین جو اشعار شجاعت اور قتال کی ترغیب مین اور اوس فن مین جو لوگ حاذق تھے اونکی مدح مین
آپسمین کہی تھی اون اشعار کو لڑکیان عید کے دن پڑھتی تہین اور مانند دف کے خوش الحانی سے
نہ پڑھتی تہین یہ مضمون صحیحین مین ہی۔ اس سے بعض متصوفہ رنڈیونکا گانا ثابت کرتے ہین پر اونکا دعوے
بالکل غلط ہی مجمع البحار جلد ۳ صفحہ ۴۲ مین ہی وما احدثہ المتصوفۃ من السماع بالآلات
فلا خلاف فی تحریمہ وقد غلب علی کثیر ممن ینسب الی الخیر وعموا عن تحریمہ
حتی ظہرت علی کثیر منہم افعال المجانین فیرقصون بحرکات مطابقۃ وتقطیعات
متلاحقۃ وزعموا ان تلک الامور من البر وتثمر سنیات الاحوال وہذا زندقۃ
امام نووی شرح مسلم کی جلد اول صفحہ ۲۹۲ مین فرماتے ہین واحتج المجوزون بہذا الحدیث واجاب
الآخرون بان ہذا الغناء انما کان فی الشجاعۃ والقتل والحذق فی القتال ونحو
ذلک مما لا مفسدۃ فیہ بخلاف الغناء المشتمل علی ما یہیج النفوس علی الشر ویحملہا
علی البطالۃ والقبیح قال القاضی انما کان غناہما بما ہو من اشعار العرب فی المفاخرۃ
بالشجاعۃ والغلبۃ وہذا لا یہیج الجواری علی شر ولا انشادہما لذلک من الغناء
المختلف فیہ وانما ہو رفع الصوت بالانشاد ولذا قالت (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)
ولیستا بمغنیتین ای لیستا ممن یتغنی بعادۃ المغنیات من التشویق والہوی
والتعریض بالفواحش والتشبیب باہل الجمال وما یحرک النفوس ویبعث الہوی
والغزل کما قیل الغناء رقیۃ الزنا ولیستا ممن اشتہر وعرف باحسان الغناء الذی

فيه تمطيط وتكسير وعمل يحرك الساكن ويبعث الكامن ولا ممن اتخذ ذلك صنعة
وكسبا والعرب تسمي الانشاد غناء وليس من الغناء المختلف فيه بل هو مباح وقد استجازت
الصحابة غناء العرب الذي هو مجرد الانشاد والترنم واجازوا الحداء وفعلوه بحضرة النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم وفي هذا كله اباحة مثل هذا وما في معناه وهذا ومثله ليس بحرام ولا يجرح الشاهد
یہی مضمون مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۲ صفحہ [illegible] میں بھی ہے اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ جلد [illegible] صفحہ [illegible]

میں ہے ولیستا بمغنیتین یعنی غنا نمیکردند وذات آنہا مغنی نبود کہ غنا حرفت آنہا باشد وغنا را خوب توانستند

گفت ومشہور ومعروف بدان باشند وتشویق بقباحت وتعریض بہا کنند کہ داعی بفتنہ وفساد بود بلکہ دخترگان

بودہ واز اہل خانہ چنانکہ در فقہا چیزے میگایند - حضرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جہاد میں یہ عادت
شریفہ تھی کہ اشعار شجاعت ورجز پڑھا کرتے تھے بلکہ بعض وقت کلام موزون زبان اقدس حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے رجز میں صادر ہوا ہے - چنانچہ قوم ہوازن کے سامنے آپنے فرمایا انا النبی لا کذب ÷ انا ابن عبد
المطلب ÷ اور کنکر اور خاک اونکی آنکھوں میں ڈالکر کل قوم کو اندھے کرکے اپنا معجزہ بتاکر جھنڈا اسلام کا حنین پر
گاڑھ دیا اور دین محمدی کو وہان پھیلا دیا اور حضرت شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے مرحب یہودی کے مقابلہ میں
پڑھا انا الذی سمتنی امی حیدرہ ÷ لیث غابات کریہ المنظرہ ÷ اوفیہم بالصاع کیل السندرہ
اور اوس کو فی النار کرکے اسلام کا جھنڈا قلعہ خیبر پر گاڑ دیا - اور حضرت سلمہ ابن الاکوع نے قبیلہ غطفان
کے بہادروں کے سامنے پڑھا انا ابن الاکوع ÷ والیوم یوم الرضع ÷ اور انہوں نے حضرت سرور عالم صلی
اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو چھڑوا لیا - ان کل دلائل سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت نبی علیہ الصلوۃ
والسلام نے رجز واشعار اپنے اصحاب سے پڑھوا کر اونکی جوش وجذبہ الہیہ کو بڑھایا اور حدا اپنے اصحاب سے پڑھوا کر
آپنے بھی سنا اور اپنے اصحاب کو بھی سنایا - شاعروں کو جو اس کام کے کرنے والے تھے دعا دی اور آپ کی دعا کی
برکت سے وہ شہید بھی ہوگئے اور آپنے اشعار توحید کی تعریف بیان فرمائی - اور وحدانیت اور صفت کا اقرار
امیہ بن ابی الصلت نے کیا تو خوش ہوکر سو اشعار سنے اور پسند فرمائے اور حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے اشعار مسجد میں پڑھوا کر سنتے تھے اور عبد اللہ بن رواحہ سے اشعار حرم شریف میں پڑھوائے

اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حرم کی بے ادبی سمجھی تو آپ نے اونکار دکیا اب ان کل
دلائل سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ اشعار جن مین توحید رب العالمین اور حضرت سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم و اولیاء اللہ قدس اللہ اسرارہم کی مدح ہو اور عشق الٰہی اور حضرت رسول کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی محبت جوش مین آوے اون اشعار
کو سننا مسنون ہوا اسی پر عمل حضرات اہلسنت نے کیا ہے مجالس میلاد شریف مین
مدح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عرب نظم و نثر مین عربی زبان مین پڑھتے ہین اور ہندی
ترکی رومی فارسی اپنی اپنی زبانون مین پڑھتے ہین اسی پر تعامل تمام دنیا کے احباب اہلسنت کا
ہے اسمین پوری اتباع سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام کی ہے۔ علی ہذا القیاس
اولیاء الرحمن متقدمین و متاخرین قدس اللہ اسرارہم نے جو قوالی بے مزامیر کی ہے وہ اس کے
سننے کے اہل ہین اور اونکا سننا مع شرائط ہی اور اونکی مریدین کو وجد پیدا ہوا ہی وہ وہی اشعار ہین جو سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اپنے اصحاب کو سنوائے جنکا سننا بالاجماع جائز ہے اور سید
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوش و جذبہ الٰہیہ اپنے اصحاب کا جہاد اصغر مین بڑھایا ہین اوسی پر
عمل کرکے حضرات اولیاء الرحمن قدس اللہ اسرارہم اپنی مریدین کا جذبہ ذوق و شوق و عشق و محبت
توحید جہاد اکبر مین اشعار وحدانیت و غیرہا اونکو سنوا کر بڑھاتے ہین اور اون اشعار وحدانیت کے سننے
سے ہزارون اولیاء اللہ ہوگئے اور اونکو ولایت کے تینون مرتبے فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ
حاصل ہوگئے اور اون اشعار وحدانیت کی برکت سے اور اون مرشدان طریقت توجہ کی برکت سے
نفس امارہ بالسوء لوامہ و ملہمہ و مطمئنہ ہوگیا ہے۔ اولیاء الشیطان خذلہم اللہ تعالیٰ اونکی مجالس
مین رنڈیون اونکا نے والے کا گانا ہوتا ہے وہ اوس سے وجہ فنا فی النفاق و فنا فی محبت الشیطان
و فنا فی الزنا حاصل ہوتا ہے سچ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ گانا رنڈی
وغیرہ کا دل مین نفاق پیدا کرتا ہے جیسا پانی کھیت کو پیدا کرتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف کے صفحہ ٤٠٢ مین ہے

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الغناء ینبت النفاق

فی القلب کما ینبت الماء الزرع رواہ البیہقی فی شعب الایمان بعض حضرات کو یہ
خلجان پیدا ہوتا ہی کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالی کے دربار عالی مین رنڈیین گاتی ہین
اسواسطے یہ گانا سننا حلال ہے اہل حق اونکو یہ جواب دیتے ہین کہ حضرت خواجہ غریب نواز دار تکلیف مین نہین
ہین جو دانیین کے پیش مین ہین اونپر حرام سے بچنا فرض نہین نماز روزہ حج زکوۃ فرض نہین اور ہم زمین کی
پشت پر ہین ہمپر حرام سے بچنا فرض ہی نماز روزہ و حج زکوۃ فرض ہی اپنے حال کو حضرت خواجہ غریب نواز
کے حال پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق اور قیاس ابلیسی ہے وہان سکر جاری ہی اوسکا استیصال سامعین
پر فرض ہی اور نا تھی ہی استیصال کی قدرت علماء اہلسنت مین نہین ہی اور زبان سے منع کرنے سے رنڈیین
مانتی نہین ہین اسلئے یہ منکرات حضرات چشت قدس اللہ اسرارہم کے مزارات مقدسہ پر فساق نے جاری
کر دئے ہین بعض ملحدون کے دلون مین شیطان نے وسوسے ڈالدئے ہین کہ طریقت مین رنڈیون کا
گانا سننا فرض ہی اور شریعت مین حرام ہی اور شریعت اور طریقت مین تباین ہی در حقیقت نہین ہی اور اونکو
ابلیس نے سبق پڑھایا ہی کہ شریعت علماء نے اپنی جیب سے نکالی ہی اہل حق اونکو یہ جواب دیتے ہین کہ بیٹی ماں بہن خالہ
بھتیجی سے زنا اشد حرام ہی گوشت خنزیر و کتے کا حرام ہی یہ حکم شریعت کا ہی اب وہ ان چیزونکو حلال سمجھکر کرین
کیونکہ اونکے مذہب مین شریعت اور ہی اور طریقت اور ہی دونون مین تباین ہی اب وہ دیکہین کہ ایمان سلب کیا گیا
وہ اتنا نہین سمجھتے کہ شیطان نے اپنی ناپاک توجہ سے اونکا ایمان سلب کر کے اونکو زندیق بنا دیا ہے
حضرت غوث پاک سید عبد القادر جیلانی اپنی کتاب ہدایت مآب فتوح الغیب اور اوسکی شرح فارسی مین شیخ
عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ کل حقیقت کہ اوس کو شریعت رد کر دیوے پس وہ زندقہ ہی اور اگر کوئی
چیز کشف سے معلوم ہو خلاف حکم شریعت کے اور اوس چیز کا دعوی کوئی کریوے وہ باطل اور لمہ وسوسہ
شیطانیہ ہے اگر اعتقاد اوسپر کریگا کافر و زندیق ہو جاویگا۔ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالے
مکتوبات شریف مین فرماتے ہین کہ طریقت و شریعت مین ایک دوسرے کا سے بال بھر کے برابر دونو
مین تفاوت نہین ہی۔ فرق اجمال و تفصیل کا ہے جو چیز مخالف شریعت کے ہے مردود ہے کل حقیقت کو
رد کر دیوے اوسکو شریعت وہ زندقہ ہے شریعت کو اپنی جگہ پر رکہکر طریقت کو طلب کرنا کام مردون کا ہے اور

امام ربانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ طریقت وحقیقت خادم شریعت کے ہین اور جن چیزونکو علما استدلالاً
جانتے ہین اونکو اولیاء الرحمن از روے عیان اور وجدان کے جانتے ہین۔ علماء اہلسنت درجہ علم
الیقین پر ہین اہل اللہ اوسی چیز کو درجہ عین الیقین پر ہین فرق اجمال وتفصیل کا ہے اور بعض حضرات صوفیہ
کرام بہت سے کشفون کو مخالف ظاہر شریعت کے بیان کرتے ہین یہ اونکی بھول ہے یا سکر پر اونکا کلام مبنی ہے
اور رحمہم اللہ کے حال کی جب تک کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ گواہی نہ دیونگے اعتبار اونکی حال
یا الہام کا نہ کیا جاویگا۔ مضمون فتوح الغیب اور اوسکی شرح فارسی کے صفحہ … مین ہے (کل حقیقة ردتها
الشریعة فهو زندقة) اگر کسے را خلاف حکم شریعت چیزے کشف شود و دعوے او بیدان کند باطل است
اگر اعتقاد وبدان کند کافر و زندیق گردد نعوذ باللہ من ذلک۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات
شریف کی جلد اول کے صفحہ … مین فرماتے ہین۔ طریقت وشریعت عین یکدیگراند سر موے از مخالفت
درمیان ایشان واقع نیست فرق اجمال وتفصیل است واستدلال وکشف ہرچہ مخالف شریعت است
مردود است کل حقیقة ردته الشریعة فهو زندقة شریعت را ہرجا داشته طلب حقیقت نمودن کار مردان است
رزقنا اللہ سبحانہ وتعالے وایاکم الاستقامة علی متابعة سید البشر علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات والتحیات
ظاہراً وباطناً۔ اسی کتاب کی اسی جلد کے صفحہ ۴۵ مین فرماتے ہین طریقت وحقیقت خادم شریعت اند
اور صفحہ ۵۲ مین امام ربانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین۔ علوم شرعیہ نظریہ استدلالیہ را ضروریہ کشفیہ ساختہ اند
سرموے مخالفت باصول علماے شریعت نیست بلکہ علوم اجمالی را تفصیلی ساختہ اند وازنظریت بضروریت
آوردہ اند شخصے از حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہ الاقدس پرسید کہ مقصود از سیر وسلوک چیست فرمودند
تا معرفت اجمالی تفصیلی شود واستدلالی کشفی گردد نفرمودند کہ علوم دیگر سواے آنہا حاصل شود۔ اور صفحہ ۱۶۱
مین فرماتے ہین۔ آنچہ بعض صوفیہ مخالف ظاہر شریعت کشفہا را بیان میکنند یا از سہو است یا از سکر
باطن از ظاہر ہیچ مخالف نیست در توسط راہ مخالف در نظر مے آید محتاج بتوجیہ وجمع میشود اما منتہی
حقیقی موافق ظاہر شریعت باطن را مے یابد درمیان علما و این بزرگواران ہمین قدر تفاوت است کہ
علما استدلالاً میدانند وایشان کشفاً وذوقاً مے یابند۔ حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی

قدس اللہ سرہ العزیز فتوح الغیب مین اور مولوی عبدالحق محدث دہلوی اوسکی شرح فارسی کے صفحہ ۲۰ مین فرماتے

ہین (فان خطر خاطر) پس اگر بگذرد اندیشہ در ضمیر تو با بیفتد ناگاہ معنی در دل تو (فاعرضہا علی الکتاب

والسنۃ) پس عرض کن آنرا و مقابلہ کن کتاب خدا و سنت رسول و پیروی کن آنرا کہ موافق کتاب و سنت است

ورد کن آنرا مخالف است اعتبار و اعتماد مکن بر آن خاطر و الہام اگرچہ از جانب حق نماید اگر در واقع نیست

خود گیرد اگر ہست شاید ابتلا و امتحان باشد۔ ابوسلیمن دارانی گفت قدس سرہ گاہی نکتہ از مواجید این راہ

درون می آید بحسن و جمالی کہ دارد خود را بر من جلوہ دہد قبول نکنم و جانب وے ننگرم و گویم تا دو گواہ عدل

بر راستی و درستی تو گواہی ندہند قبول نکنم آن دو گواہ کدام است کتاب خدا جل جلالہ و سنت رسول وے

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بعض حضرات کو یہ خلجان پیدا ہوتا ہے کہ محمد رفیق پشاوری و محمود میان و باقر میان

مر گئے ہین اب اونکو کافر کہنا نہ چاہیے اور اونکی برائی عقیدہ کی اب نہ بیان کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے یہ ہے

کہ قارون۔ فرعون۔ نمرود۔ شداد۔ ابوجہل۔ ابولہب۔ عتبہ۔ شیبہ۔ ربیعہ۔ ولید بن مغیرہ یہ کل

کفار مر گئے ہین اب سب دنیا کے اہل اسلام اونکو کافر کیون کہتے ہین اور انکی برائی ہین جو آیتین اور حدیثین

ہین اونکو کیون پڑہتے ہین۔ اب جو مرنے کے علماء وعظ مین اونکی برائی بیان کرتے ہین تو اونکو کیون منع

کرتے ہین اور نماز مین ابولہب کی حقارت جو سورہ تبت یدا مین ہے اوسکو وہ کیون پڑہتے ہین اور

ولید بن مغیرہ کی برائی اس آیۃ کریمہ مین ہے ولا تطع کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم مناع

للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم ان کان ذا مال و بنین الآیۃ اب وہ مر گیا اسلئے اس

آیت کو کیون پڑہتے ہین۔ یہ سارے وسوسے شیطان نے اونکے دلون مین ڈالے ہین اون جاہل کو اس مسئلہ

کی خبر نہین کہ منافق اور کافر اور جو فسق و بدعت کے کام ظاہر کرکے کرے اوس کے بحسب عقیدہ کی قباحت احباب

کے سامنے بیان کرنا اور اوسکی تحقیر جائز ہے تاکہ لوگ اوس کے شر و فساد سے بچین اور اونکی بہی عقیدہ فاسدہ سے بچین

یہ ضرورت شرعی ہے اور وہ مر گئے ہون جب بہی اونکے حال کو ظاہر کرنا جائز ہے۔ یہ مسئلہ عمدۃ القاری

شرح بخاری جلد ۴ صفحہ ۵۸۱ مین ہے فان قیل کیف یجوز ذکر شر الموتی مع ورود الحدیث

الصحیح عن زید بن ارقم فی النہی عن سب الموتی و ذکرہم الا بخیر و اجیب بان النہی

عن سب الاموات غیر المنافق والکافر والمجاهر بالفسق او البدعة فان
هؤلاء لا یحرم ذکرهم بالشر للحذر من طریقهم ومن الاقتداء بهم
اس سے چند سطر کے بعد ہے قال البیہقی فیہ دلالة علی جواز ذکر المرء بما یعلمه
اذا وقعت الحاجة الیه بخو سوال القاضی المزکی ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری
شرح شفا کی جلد ۲ صفحہ ۵۰۳ میں فرماتے ہیں (فان کان القائل لذلک ممن یتصدی
لان یؤخذ عنه العلم) الشریف (او روایة الحدیث او یقطع بحکمه
او شهادته او فتیاه وجب علی سامعه الاشادة بما سمع منه) التنفیر للناس
عنه) بحذیرا منه (والشهادة علیه بما قاله) لیجتنب عنه (ووجب علی
من بلغه ذلک) الذی صدر عنه ولو لم یحضر هنالک (من ائمته
المسلمین انکاره وبیان کفره) ان صدر ما یوجبه (وفساد قوله) علی
تقدیر خطائه فی تقریره (لقطع ضرره عن المسلمین وقیاما بحق سید
المرسلین) ومراعاة الحمایة للدین علی مقتضی قواعد المجتهدین (وکذلک ان
کان ممن یعظ العامة) ویزجرهم عن الامور المحرمة ویزهدهم
فی الدنیا ویرغبهم فی الاخری ویبین لهم مراتب درجات العقبی ویفتح
لهم ابواب العوارف ویذکر لهم اصحاب المعارف لا سیما اذا کان ان یتکلم
فی علم التوحید ومقام التفرید ویدعی الشهود ویتفوه بمسئلة الوجود
فانه مقام خطر من الوقوع فی الحلول والاتحاد والانفصال والالحاد فی مجمع
من العباد المجتمعین من اطراف البلاد وقد وضعت رسالة مستقلة
فی الفرق بین الوجودیة من الموحدین والوجودیة من الملحدین خذلهم
اللہ تعالی اجمعین (او یؤدب الصبیان فان من هذه) الاخلاق (سریته
لا یؤمن علی القاء ذلک فی قلوبهم) وتأثیره فی صدورهم (فیتاکد فی هؤلاء

آتی حقهم (الایجاب) بلا انکار (لحق النبی صلی الله تعالی علیه و سلم) ان کان الامر متعلقا به وتعلق شریعة (ان تعلق لطعن) فی قربة (ولحق الله) ان تعلق بمسئلة ذاته وصفاته و مصنوعاته هذا اس عبارت سے واضح ہے کہ کوئی شخص ایسا کلمہ کہے کہ جس سے حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی منقصت شان ہو یا اور کوئی کلمہ کفر کا کہے اگر وہ شخص مقتدا و پیشوا ایسا ہے کہ اوس سے علم شریف دین کا لیا جاتا ہے اور روایت اور درس حدیث کرتا ہے یا وعظ کہتا ہے یا مرید کرتا ہے اور مسائل توحید وجودی کے سکہلا کر لوگونکو حلولیہ و اتحادیہ بنا کر ملحد بناتا ہے یا اوس کے حکم کا اعتبار کیا جاتا ہے یا اوسکی گواہی کا اعتبار کیا جاتا ہے بسبب عادل ہونے کے یا اوس کے فتوے کا اعتبار کیا جاتا ہے اور ایسے شخص سے کلمہ کفر کا کوئی شخص سنے تو اوس سننے والے پر واجب ہے کہ اوس کے ایسا کہنے کو مشہور و شایع کرے اور لوگون کو اوس کلمہ کہنے والے سے نفرت دلاوے تاکہ اوس کے قول کو قبول کرنے سے پرہیز کرین اور اوس سننے والے پر گواہی دینا اس امر کی کہ اوس کہنے والے نے ایسا کہا ہے واجب ہے تاکہ اوس سے پرہیز کیا جائے ۔ اور جس شخص کو پیشوایان مسلمین مین سے یہ خبر پہنچی ہے کہ اوسنے ایسا کہا ہے تو اوسپر واجب ہے اوسکا انکار کرنا اور اوس کا کفر بیان کرنا اگر وہ کلمہ کفر ہے جب اس واجب پر عمل کریگا تو اوس نے اللہ تعالے و رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و شریعت کے حقوق کو ادا کیا اور اس معاملہ مین حمایت دین اوسپر واجب تھی وہ اوس نے ادا کر دی اگر کلمہ کفر کا وہ ہووے بدعت ضلالت و فساد کا ہووے تو اوس کا فساد بیان کرنا تاکہ مسلمانون سے اوسکا فساد منقطع ہو جاوے اب جو حضرات یہ فرماتے تھے کہ محمود میان و باقر میان و محمد رفیق لنباوری اور کل شرف الدین ایرانی کے اشتہاروں پر دستخط و مہرین کرنے والو نکو جو مر گئے ہین کافر کہنا بعد مرنے کے بجا ہے اونکا جواب بحمد اللہ تعالے دندان شکن ہو گیا اونکا واجب پر عمل کرنے سے منع کرنا اور بری بات کے عمل کرنے کا حکم کرنا ہے ۔ اور اچھی بات سے منع کرنا کام منافقین کا ہے اللہ تعالے جل جلالہ قرآن مجید مین فرماتا ہے المنافقون والمنافقات بعضهم من بعض یامرون بالمنکر وینهون عن المعروف ویقبضون

ایدیہم نسوا اللہ فنسیہم ان المنافقین ہم الفاسقون وعد اللہ المنافقین والمنافقات

والکفار نار جہنم خالدین فیہا ہی حسبہم ولعنہم اللہ ولہم عذاب مقیم

احباب اہلسنت اسبات کو اپنی عقول سلیمہ مین سوچ لین کہ طبیب حاذق علاج بیمار کا وہانتک کرتا ہے کہ

بیماری کی جہانتک جڑ نہ اکھڑ جاوے۔ اصلی عرض بیماریکا نکالنا ہوا کرتا ہے اب اوس بیماری کو

سوچین کہ کیا ہے عرصہ تخمیناً اٹھارہ سال کا ہوا مولوی احمد حسن صاحب نے ایک اشتہار طبع بحر

الجواہر مبئی مین شایع کرایا تھا اور اوس مین او نہو نے لکھا تھا کہ (محمود میان شرف الدین کے خسر نے

مسجد انگریز کو تیس چالیس روپیہ کرایہ پر اونہون نے دی ہی) یہ مسجد ملک مقصود کی ہی مراۃ احمدی جلد ثانی

مطبوع مبئی صفحہ ٥٥ مین ہی ۔ میان خان چشتی قدس سرہ سر آمد نامر کان زمان حضرت میان خان نزدیک

ملتان پور بر کنارہ دریا سے سابر حجرہ ساختہ مشغول می بود و قبر شریف نیز ہمانجا ست ویک مسجد کلان سنگین

کہ ملک مقصود بنا نمودہ واقع است ۔ احباب سمجھ لین کہ محمود میان ایسے جاہل ہتے کہ اونہون نے قرآن مجید

مین یہ آیت کریمہ ساری عمر مین کبہی نہین پڑہی ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا

اسمہ وسعی فی خرابہا اولئک ما کان لہم ان یدخلوہا الا خائفین لہم فی الدنیا

خزی ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم ترجمہ کون ہی ظالم زیادہ اور کافر زیادہ اوس آدمی سے کہ

منع کرے اللہ تعالی کی مسجدون کو اسبات سے کہ اوسکا ذکر اونمین کیا جاوے اور کوشش کرے

اونکی خراب کرنیکی وہ نہین نہ چاہئے کہ داخل ہون اون مساجد مین مگر خوفناک ہوکر اونکے لئے دنیا مین رسوائی

ہے۔ اور آخرت مین عذاب عظیم ہی۔ جنکے قبضہ مین مسجد مذکور ہی وہ رب العزت جل جلالہ کو زندہ سننے

والا دیکہنے والا جبار قہار نہین سمجہتے۔ بلکہ اوس کے برخلاف شیطان نے اونکو اپنا مرید کرکے اونکی

دلون مین یہ وحی کردی ہی کہ تم خدا تعالی کو معاذ اللہ سعاذ اللہ مردہ بہرا اونکے حالات کو نہ دیکہنے

والا عاجز سوتے والا سمجہو اور یہ حب دنیا کے مرض مین مبتلا ہوکر وحی شیطانی پر ایمان لاتے ہین

جبہی اونہون نے مسجد نصرانی کے قبضہ مین دے رکہی ہی اونہون نے قرآن مجید مین اصحاب

الفیل کا قصہ کیا نہین پڑہا رب العلمین نے کیسے ابرہا اور اوسکے لشکر ہاتیون کو ہلاک کیا ہی

کے سور کی برابر کنکر یعنی بت سے فنا کردیا وہی جل جلالہ یہان بھی ہی اس سے توبہ نکر ینگے تو وہ جڑ
اوکھیڑ کر پھینکدیوینگا وہ ابہی اتنا نہین سمجہتی کہ عادت رب العلمین کی یہ ہے کہ وہ ظالم کو مہلت دیتا
ہے جب اوسکو پکڑ لیتا ہے تو پہر اوسکو جڑ سے ہی اوکھیڑ دیتا ہی کفار مکہ معظمہ نے کعبہ شریفہ مین بت پرستی
کرکے کعبہ کی حقارت مدت مدید تک کی اونکو خدا تعالے نے چہوڑ دیا جب اونکو پکڑ لیا تو پہر اونکو جڑ سے
اوکھیڑ دیا اور کعبہ شریفہ کو بتون سی پاک کردیا اور تلک جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان
زھوقا کرکے اپنے بندون کو دکہا دیا - مولوی احمد حسن صاحب نے تخمیناً اٹھارہ سال سے اون کو
تنبیہ کی مگر اونہون نے بالکل خیال نہ کیا کیون خیال کرین یہ مسجد انکے قبضہ مین تخمیناً چالیس برس سے ہی
اور اسکا چالیس روپیہ کرایہ آتا ہے - اس صورت مین اسکا کرایہ ۱۹۲۰۰ انیس ہزار دو سو کے قریب ہوتا ہی اتنی
بڑی آمد کی چیز وہ کیسی چہوڑ سکتی ہین خوف خدا مین اتنا بڑا نقصان ہی وہ اپنا نقصان ہرگز نہین کر سکتی
وہ تو ضرور اوسکو حلال بناوینگے سنہ ۱۳۲۱ ہجری مین رسالہ ملعونہ گھگریہ مین اسکو نور الحسین ایرانی اور
شرف الدین ایرانی و محمود میان و باقر میان و حاجی میان بمبئی والے نے حلال کردیا اوس رسالہ کے

صہ۱۵ مین بے ایمان لکھتے ہین (علاوہ برین یہ کہ مسجد منہدم و مستغنی عنہ ہو اوسکا حکم بقول امام محمد رحمہ اللہ
تعالی کے کیا ہے اپنا اسکے واقف یا اسکے ورثا کی ملکت کیطرف عائد ہوتی ہی کہ نہین اس سے مشتہر صاحب

بیخبر ہین) اجی ایرانی صاحب میری سمجہ مین یہ نہ آیا کہ بانی مسجد ملک مقصود ملک صاحب ہین اور محمود میان شیخ فاروقی
ہین یہ اونکی وارثون مین کسطرح ہوگئے اور محمود میان کے شجرے مین ملک مقصود کا نام بالکل نہین اب ملک مقصود
محمود میان کے دادا کسطرح ہوسکتے ہین جب دادا ہونا ثابت نہوا تو میراث کا دعوے باطل محض ہوا اور
گھگریہ مین مسجد کا منہدم و مسمار ہوجانا لکہا ہے وہ بہی سراسر جھوٹ ہی فی الحال وہ مسجد شاہی باعین موجود ہی
اور انجمن امداد الاسلام نے اوسکا فوٹو بہی لے لیا ہے وہ فوٹو احمدآباد مین چہ آنہ کا ملتا ہے او جناب ایرانی
صاحب آپ اسبات کو کہہ سی سمجہ لیجئے کہ مولوی احمد حسن صاحب مرحوم قول امام محمد رحمہ اللہ تعالی سے بیخبر نہیں
تہے یہان صورت یہ ہے کہ خدا تعالے نے اپنی صفت غضب کا جلوہ آپکے دل اور آنکہون پر ظاہر کردیا ہے
اور شیطان نے آپکو اپنا مرید بنا کر آپکا ایمان سلب کر لیا ہے : آپکے قلب پر مہر ہے آپکا پیر ضلالت ابلیس

ملعون وحی کرتا ہے اور آپ اپنے چچا سسرے کے لئے حرام کو حلال بنا دو اسواسطے کہا اوس نے آپکے لئے کفر کو اسلام بنادیا سن تراقاضی بگویم تو مرا ملا بگو کر کے اوس نے دکہا دیا اب بندہ آپکے سامنے حق ظاہر کرتا ہے آپکو خبر نہین کہ اس موقع مین فتوے حضرت قاضی امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالے کے قول پر ہے اور قول امام محمد رحمہ اللہ تعالے کا ہجور ہی اور اوسپر فتوی دینے سے ضرر دنیا و آخرت کا ہے ۔ جناب ایراقی صاحب دنیا کا نقصان آپ کو رب العالمین نے یہ دکہا دیا کہ بچے بچے نے آپ کو کافر کہدیا اور کورٹ مین بھی آپنے اپنے کفر کو تسلیم کرلیا ۔ اخبار بمبئی سماچار تاریخ ۲۲ ۔ مئی ۱۹۲۰ء کا مطالعہ فرمائیے اب آخرت مین تم بھی دیکھ لینا اور ہم بھی دیکھین گے کہ کیا ہوتا ہے فتاوی حمادیہ کے صفحہ ۳۴۴ مین ہے من الخانیۃ والفتوے علی قول ابی یوسف انہ لا یعود الی ملک مالکہ ابدا من جامع الشروح والفتوے علی قول ابی یوسف رحمہ اللہ تعالی انہ لا یعود الی ملک مالکہ ابدا الان الوقف اعتاق الارض وبیع العتق لا یجوز من المضمرات والفتوے علی قول ابی یوسف رحمہ اللہ تعالی اور صفحہ ۳۴۶ مین ہے ونحن لا ناخذ بقول محمد ولا نفتی بجواز بیعہ وان خرب ما حولہ تعظیما للمسجد واحتراما لہ وذکر فی التجنیس فی موضعین فی الوقف والبیوع ونحن لا ناخذ بقول محمد ولا نفتی بجواز بیعہ وان خرب ما حولہ تعظیما للمسجد واحتراما ومن السغناقی ولما اجمع فقہاء الامصار علی شیء فقول واحد یخالف قولہم یکون خلافا ولا یکون اختلافا وانقضا ینفذ فی موضع الاختلاف لا فی موضع الخلاف فیما اجتمع علیہ الجمہور ولا یعتبر مخالفا لبعض یعنی ان الاجماع ینعقد باجتماع اکثر اہل الاجماع علی حکم وان کان الاقل منہم مخالفہم لان العبرۃ للاکثر من المضمرات ولا یجوز للمفتی ان یفتی ببعض الاقاویل المہجورۃ لجر منفعۃ لان ضررہ لک فی الدنیا والاخرۃ اتم واعم بل یختار اقاویل المشایخ ومختاراتہم وتقیدتے لسیرالسلف اب محمد رفیق کے شاگردون اور معتقدون اور محمود میان و باقر میان کے مریدون و خلفا و اولاد پر فرض ہی کہ جب انہوں سے زائد علمانے اون کے کفر کا فتوے دیدیا تو وہ سب اونکو کافر سمجہکر انکے ساتہہ کفار کا سا برتاو کرین اگر یہ نہ کیا اور

اوپر جو حکم علما نے لگایا ہے اگر اوسکو جھٹلاوینگے یا اونکے کافر ہونے مین شک کرینگے یا سکوت کرینگے یا توقف اور بیچار کرینگے یا اونکی عقائد نجسہ کو صحیح کہینگے یا اونکی کفر و عذاب مین شک کرینگے ان کل صورتون مین وہ بہی کافر ہوجاوینگے۔ یہ مضمون شفا شریف و اعلام بقواطع الاسلام مین ہے یکفر ایضا من کذب بشیء مما صرح فی القرآن من حکم او خبر او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بذلک او شک فی شیء من ذلک فتاوے حدیثیہ امام ابن حجر مکی مین ہے التردد فی المعلوم من الدین بالضرورۃ کالانکار شفا مین ہے وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب او نص حدیث مجمع علی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاہرہ ولہذا نکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام او وقف فیہم او شک (فی کفرہم) او صحح مذہبہم وان اظہر الاسلام واعتقدہ واعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہارہ ما اضمر من خلاف ذلک اھ مختصرا مزیدا من نسیم الریاض ما بین الہلالین اوسی مین ہے اجماع علی کل من لم یکفر کل من فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرہ او شک فی۔ بزازیہ و درمختار و غیرہما مین ہے من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر رب العلمین اپنے نیک بندون کو ضالین مضلین و منافقین کے شر و فساد سے بچاوے۔ آمین ثم آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

كتبه الراجی الی اللہ العظیم محمد فضل کریم السنی الحنفی القادری الدہلوی عفا اللہ عنہ

محمد فضل کریم

۱۳۲۳
ہو الحکیم الرشید

الجواب صحیح لا ریب فیہ
العبد محمد عبد الرشید دہلوی عفا اللہ عنہ

مواہیر علمائے بریلی و پیلی بھیت۔ ورامپور۔ وبمبئی۔ والور
والہ آباد۔ ومرادآباد۔ ولاہور۔ عمّ فیوضہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد فقیر غفرلہ القدیر نے یہ سوال وجوابات مطالعہ کئے فی الواقع اشعار مذکورہ
مین بہت کلمات غلو کے ہیں اور اونکی اشاعت اور مجمع مین قراءت معتقدین عوام کی بربادی وہلاکت ہے
علی الخصوص مصرع پنجم ذات ہے اونکی سوا اللہ الخ اور تاویلات بعیدہ کے عامہ سامعین درکنار
غالبًا قائلین کے ذہن بھی وہانتک نہ پہنچین ایسے لوگون کو نفع نہ دینگے اور معانی ظاہرہ کے قبول کرنے
والونکو کفر سے نہ بچا دینگے فتاوے خلاصہ ومحیط وجامع الفصولین وخزانہ وعالمگیریہ وغیرہا مین
ہے ان کانت نیۃ القائل الوجہ الذی یمنع التکفیر فھو مسلم وان لم یکن لا
ینفعہ حمل المفتی کلامہ علی وجہ لا یوجب التکفیر اور شعر دہم کا توصریح معنا
یہی ہے کہ محمود مین واو وہابیہ نام اقدس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد دیکھ محمود کی تفضیل گمان
پیدا ہوا اوسی اگرچہ بلفظ گمان بیان کیا ہے۔ مگر ضروریات دین کے خلاف پر جسطرح جزم کفر ہے یونہی
ظن وشک موہم سب کفر ہین اس زیادت کو اگرچہ اور وجہ پر حل کر سکتے تھے۔ مگر مصرع ثانی بتا رہا ہے
کہ وہ ایسا ہی نا پاک وتا محمود گمان ہر دو دوری سے اور کچھ کے پردہ مین چھپایا ہے عارف محاورات بلکہ
کلام کا بردار مخفی نہین بہر حجیب حفظ اللہ تعالیٰ نے جو وجہ دیگر کفر محمود میان کی بیان فرمائی ہے کہ اونکے
منکر آیت سو نقین کا مسلمان ہونا اور ان علیا مولی المومنین کو قرآن جاننا اور قرآن عظیم
موجود عند المسلمین ہی ناقص کو دم سمجھا۔ اوران باقوا مین ایرانی کی تقلید وتائید کی اسوجہ مین ذرا مہلا
گنجایش کلام ہی نہین والعیاذ باللہ رب العلمین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک
رحمۃ انک انت الوھاب آمین۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفے النبی الامی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفے احمد رضا خان

ذلک کذلک والحمد للہ خیر مالک
کتبہ محمدن المعروف بحامد رضا البریلوی عفی عنہ بالکرم
السبوحی آمین

محمد حامد رضا خان

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ
وصحبہ وابنہ وحزبہ المکرمین عندہ اما بعد فما افادہ شیخنا المجدد
المائۃ الحاضرۃ فھو الحق الصراح والصدق الصراح وماذا بعد الحق
الا الضلال واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم کتبہ عبدہ
العاصی ظفر الدین البہاری عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم

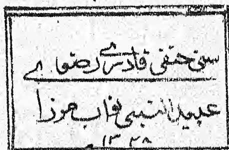
۱۳۲۰
سنی حنفی قادری رضوی
عبد المصطفے ظفر الدین احمد

الجواب صحیح والمجیب نجیح کتبہ محمد عبد الرحمن
عفی عنہ بمحمدن المصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

سنی حنفی قادری رضوی
محمد عبد الرحمن بیتھوی

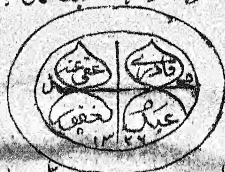
۷

اصاب المجیب جزاہ اللہ خیرا ویثبت کتبہ الفقیر الی ربہ نواب مرزا غفرلہ



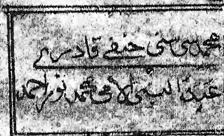
۸

الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبد الغفور قادری عفی عنہ



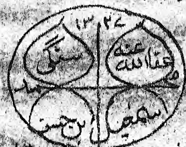
۹

صح الجواب واللہ اعلم



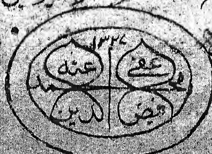
۱۰

الجواب صحیح واللہ اعلم اسماعیل عفی عنہ



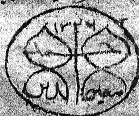
۱۱

الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب فقیر فیض الدین احمد عفی عنہ



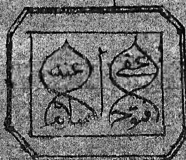
۱۲

صح الجواب واللہ اعلم معین الدین عفی عنہ

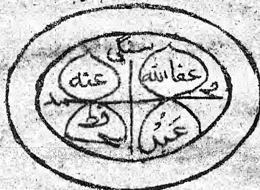


۱۳

صح الجواب فقیر فتح السلام عفی عنہ



١٤ سبحانه ما اعظم شانه لا شريك له تعالى عن الحال والمحال والحيث
والجهات هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد
والصلوة والسلام على من بعث بالدليل فيه شفاء لكل عليل من شانه
لولاك لما خلقت الدنيا لا لغيره وعلى آله واصحابه الطيبين الطاهرين
هم حجج الهداية واليقين جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان
زهوقا ـ كتبه عبده العاصى عبد الحافظ المبين سنگى عفا الله ذنبه
الصورى والمعنوى بحرمة النبى الامى صلى الله تعالى عليه وسلم

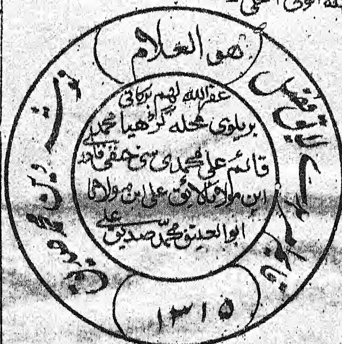


١٥ اللهم ارنا الحق حقا والباطل باطلا فى الواقع مرحبا حامى السنة ماحى
البدعة امام العلماء الاعلام افضل الفضلاء الكرام سيد المحققين سلطان المدققين
برهان المتكلمين حجة الله فى الارضين هادى العباد الى سبيل الرشاد نفع الله
بفيضكم بادلائل عقلى ونقلى قائل اشعار مرتدين لا جواب دادند هذا هو الحق
والدين المتين وما سواه باطل مردود وبعيد عن الصواب والله تعالى اعلم [illegible]
المرجع والماب عبده العاصى محمد عبد السبحان النواكهالوى عفى عنه بمحمد
المصطفى النبى الامى صلى الله تعالى عليه وسلم



١٦ حامداً و مصلیاً و مسلماً

ایسے اشعار ناقابل گفتار موجب کفر و ضلال باعث وبال و نکال انکی قرارت و اشاعت عوام کالانعام کی ہلاکت اپنے تو یہ لازم وہابی حدیث نجد کا یہ مضمون مجیب لبیب کی تحقیق انیق لاریب مطابق حق حقیق کے ہے واللہ ولی التوفیق عبدہ المذنب ابو العتیق المعروف بمحمد صدیق علی غفر اللہ الولی العلی۔



١٧ الجوابان صحیحان

رقمه عبیدہ السید حسین بن المرحوم العلامة السید عبد القادر الطرابلسی المدنی نزیل بریلی

حسین
السید
طرابلسی

مواهیر علمای احناف پیلی بهیت عمّم فیوضهم

١٨ یہی امام اہلسنت حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب کی تائید اور موافقت کرتا ہون۔ فقط وصی احمد مدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بهیت۔

١٩ الجواب صحیح

محمد عبد اللطیف

وصی احمد
محمد
ناصر دین

٢٠ الجواب صحیح و المجیب نجیح حررہ عبد الاحد المشهور بسلطان الواعظین مدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بهیت ابن حضرت مولانا وصی احمد صاحب قبلہ معروف بمحدث سورتی مدظلہ العالی

محمد عبد الاحد

مواہیر علمائے احناف رامپور مداللہ ظلال علومہم علینا

۲۱
الجواب صحیح عبد الغفار رامپوری

الغفار خان
محمد عبد ۱۳

۲۲
الجواب صحیح والرای نجیح۔ محمد ارشد علی عفی عنہ

علی
محمد ارشد

۲۳
مینے چند مقام سے اس رسالہ کو دیکھا جواب مجیب صحیح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم فقط
راقم خواجہ احمد عفی عنہ رامپوری قادری

خواجہ احمد

۲۴
خاکسار امیدوار رحمت پروردگار نے یہ سوال جوابات کو بنظر غور دیکھا واقعی اشعار مذکور فی السوال کا پڑھنا ہرگز جائز نہیں۔ محمود میاں کو لازم کہ ایسے اشعار کے پڑھنے سے اپنے معتقدین کو منع کریں اور مقولہ سعدی علیہ الرحمہ احمق لا ابنائش خوش آید کے وعید میں داخل نہووں۔

راقم حافظ عبد الواحد امام وخطیب مسجد مرغی والہ بمبئی

حافظ عبد الواحد

۲۵
ذالک کذالک ابو محمد محمد دیدار علی الرضوی سے عفی اللہ لہ ولوالدیہ

علی
محمد دیدار

۲۶
الجواب صحیح

فقیر حقیر محمد رکن الدین نقشبندی الوری سے

محمد رکن الدین

۲۷
وبحق علی ذالک من الشاہدین سید محمد فاخر محمود محمدی چشتی ابوالعلائی الہ آبادی عفرلہم

سید محمد فاخر

۲۸ الجواب صواب محمد نعیم الدین حصہ اللہ تعالیٰ بمزید الصدق والیقین المرادآبادی

محمد نعیم الدین

۲۹ الجواب هو مصدق بفضل الخطاب محمد اکرام الحق

مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

۳۰

محمد اکرام الحق

یاھو

لا الٰہ الا اللہ

محمد رسول اللہ

عبد القادر جیلانی الغوث الاعظم

سید ابو محمد محی الدین

سید عبد الرزاق

سید عبد الرزاق زین الدین

الشرفی جیلانی

۱۳۲۱

ابو احمد المدعو محمد علی حسین سجادہ نشین

خلف اکبر حضرت حاجی الحرمین اولاد غوث الثقلین

خادم الفقراء ابو محمود المدعو با احمد اشرف

فتویٰ مکۂ معظمہ

بعض کچے صوفی پکے ملحد اپنی تصویرونکی تعظیم اپنے جہال مریدین سے کراتے ہین اونکے رد مین علماء مکہ معظمہ کا فتوے احباب اہلسنت پڑھکر حق بات کو معلوم کر کے اوسپر عمل کرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الرؤف الرحیم۔ اما بعد

سوال

کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ ہمارے یہان شہر احمد آباد مین اندنون چند کا بیان فوٹو گراف کی شائع ہوئی ہین اونمین ایک کاپی شرف الدین صاحب ایرانی ساکن احمد آباد دریاپور متصل حجام پول کی تصویر فوٹو گراف مین اونھون نے بنوائی ہی اور ایک کاپی مین میان محمود چشتی ساکن احمد آباد محلہ شاہ پور کی تصویر فوٹو گراف مین اونھون نے بنوائی ہی اور اسیطرح انکے پوتے فرید میان صاحب نے بھی اپنی تصویر فوٹو مین بنوائی ہی اور محمود میان صاحب کے حقیقی بھائی میان فخر الدین صاحب نے بھی اپنی تصویر فوٹو مین بنوائی ہے۔ اور ایک فوٹو مسز اکوثر صاحب نے بنوایا ہے جس مین سادات و مشائخان احمد آباد جو چار شیخی ہونے کے مدعی ہین اوس فوٹو کی کاپی مین شریک ہین کیا فوٹو مین تصاویر بنوانا اور اوسکو مکان مین تبرک کے طور پر رکھنا جائز ہے یا نہین بینوا بیانا شافیا توجروا اجرا وافیا۔

الجواب

ہو تعالی "علوم ت دا ہمین ۱۳۱۷ھ مین جسکو عرصہ چودہ برس کا ہوتا ہے ایک کتاب صدیقی پریس قصور مین طبع ہوکر شایع ہوئی ہے نام اوسکا **تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل** ہے اوس کے صفحہ ۳۲۳ مین ایک فتوی علماء مکہ معظمہ کا ہے اوس سے جواب اس سوال کا بہی عاقلین سمجھہ سکتے ہین ہدیہ احباب اہلسنت کی خدمات عالیہ مین کرتا ہون مطالعہ فرمانے سے واقف ہوجاوینگے ۔

ترجمہ فتوی مکہ معظمہ بجواب رسالہ تصویرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین آپکا فضل ہمیشہ رہے اور ہمکو آپکے علوم سے نفع پہونچے اس بات مین کہ منشی عبد الغفور دہلوی چشتی نے ایک رسالہ بنام **گلبن جنت** بنایا ہے جسمین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے خلفاے راشدین اور تمام آئمہ اہلبیت طاہرین اور چارون امامان مجتہدین اور مشایخ چشتیہ کی تصویرین کھینچی ہین اور دہلی مین اسکو چھپوایا اور مشہور کیا ہے اور اسکے اخیر مین اپنی تصویر لگاکر درج کیا ہے تاکہ لوگونکو انکی زیارت سے فیض عام ہو۔ یہ ایک حصہ تمام ہوا اب باقی سات حصون مین جن مین مشایخ عظام کی تصویرین ہین شروع کرتا ہون اگر زندگی رہی تو یہ باقی حصے بہی پورے ہوجاوینگے اور سب خاص و عام کو نفع پہنچیگا آہ بس یہ رسالہ ہندوستان و پنجاب مین پہیلا ۔ عوام کیا کئی خواص اہل اسلام نے بہی اس کے خریدنے کو بنظر حصول ثواب اہتمام کیا ۔ حالانکہ وہ نقشہ و حلیہ کے خلاف ہین جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اور آپکے تین خلفاء راشدین کے ہاتھہ مبارک مین تسبیح پکڑائی ہے اور اسمین شک نہین ہے کہ تسبیح کا وجود یقیناً انکے زمان سعادت نشان سے بہت پیچھے ہوا ہے ۔ اور جیسے حضرات حسنین کی تصویرین سوار ایک کیے ہین حالانکہ خود اسمین پہلے امام کی وفات اٹھتالیس ۴۸ سال کی عمر مین اور دوسرے امام کی شہادت پچپن ۵۵ یا

ستاون برس کی عمر لکھی ہی تو اب ضروری تھا کہ اس سے پہلی کی انکی ریش مبارک دراز ہوتی اور جیسے تین اماماں اہلبیت کی تصویرین گھوڑون پر سوار لکھی ہین پس آیا دین مین جانداروں کی تصویرین بنانی اور یہ خیال کرنا کہ اس کے دیکھنے سے صاحب تصویر کی زیارت ہو جاتی ہی اور یہ فیض عام ہی روا ہی یا حرام اور ان تصویرون کے دیکھنے سے ثواب ملتا ہی یا گناہ اور برخلاف حلیہ کے صاحب صورت کی توہین ہی یا نہین۔ آپ ہم کو فتوی دین خدا سے اجر ملیگا اور حق ظاہر ہو کر موجب اطمینان اہل ایمان ہوگا۔ اور اس استفتا کے ساتھ وہ رسالہ مطبوعہ بھی بھیجا جاتا ہے کہ آپ دیکھ لین فقط

جواب سب حمد اس ذات پاک کو ہی جو اس کے لایق ہی۔ اور مین اس سے مدد اور توفیق مانگتا ہون۔ شرع شریف مین جانداروں کی تصویر بنانی نا روا ہی اور تصویرون کا دیکھنا اس خیال سے کہ صاحب تصویر کی زیارت ہوگئی سخت خطا ہی۔ اور ان دیکھنے سے فیض عام کیا گناہ ملتا ہے اور یہ کام حرام ہے۔ علامہ سید احمد طحطاوی علیہ الرحمہ حاشیہ درمختار مین فرماتے ہین کہ ظاہر کلام امام نووی کی صحیح مسلم کی شرح مین یہ ہی کہ اجماع امت ہے تصویر جاندار کی بنانی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اسلئے کہ اسپر سخت وعید وارد ہی جو صحیحین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا ہے کہ آپنے فرمایا ہی کہ قیامت کے دن تصویر بنانے والون کو اور گناہگارون سے سخت تر عذاب ہوگا۔ انسے کہا جائیگا کہ تم ان تصویرون مین جان ڈالو پھر فرمایا یعنی امام نووی نے کہ خواہ تصویرون کو ذلیل کرنے کے واسطے بناوے یا تعظیم کے واسطے بہرحال تصویر کا بنانا حرام ہے کہ وہ خدا تعالے کی پیدایش سے مشابہت کرنی ہی اور خواہ وہ تصویر کپڑے مین یا بچھونے مین یا درہم یا دینار یا پیسہ یا برتن یا دیوار وغیرہ مین ہو انتہی۔ صحیحین مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہی کہ انہون نے ایک چھوٹا تکیہ خریدا جسمین تصویرین تہین۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہ آئے۔ حضرت عائشہ نے آپکے چہرہ مین ناپسندیدگی دیکھکر عرض کی یا رسول اللہ مین خدا اور اسکے رسول کیطرف توبہ کرتی ہون مینے کیا گناہ کیا ہے۔ تو آپنے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے عرض کی کہ مینے آپکے واسطے

عزیز ہی کہ آپ اسپر بیٹھین اور تکیہ لگاوین تو آپنے فرمایا کہ ان تصویرون کے بنانیوالے قیامت کے
دن عذاب کیئے جاوینگے۔ ان کو کہا جایگا کہ ان مین جان ڈالو جو تمنے صورتین بنائی ہین۔ اور فرمایا
کہ جس گہر مین تصویر ہوتی ہی اوس مین فرشتہ نہین آتا اور صحیحین مین حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے ہی روایت ہی کہ انہون نے اپنے ایک چہوٹے دریچہ پر پردہ لٹکایا جسمین تصویرین
تہین تو آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اسکو چاک کر دیا۔ اور بخاری نے حضرت عائشہ ہی
روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گہر مین ایسی چیزین نہین چہوڑتے تھے جسمین تصویر ہو۔
مگر اس کو دور کر دیتے تہے یا توڑ دیتے تھے۔ اور صحیح مسلم مین ابی الہیاج سے روایت ہی کہ اس کو
حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ مین تجھکو بہیجتا ہون جیسا کہ مجھکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہیجا تہا کہ جہان تصویر دیکھو اسکو مٹا دو اور نیز ان تصویرون کے بیان مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و اہانت ہی کیونکہ آپکے حکم کی اطاعت نہین کی گئی ہی۔ تیسیر شرح جامع صغیر
مین اکرام کی تفسیر جو صحیح حدیث کہ سلطان زمین مین خدا کا سایہ ہی جیسے آپکی اکرام کی خدا کی اکرام کی۔
اور جیسے آپکی اہانت کی خدا کی اہانت کی تو قیر اور بزرگ رکہنی اور فرمانبرداری آپکے حکمونکی اور اہانت جو
اسکی ضد ہی اسکی تفسیر اسکی ضد سی کی ہی۔ اور ایسا ہی سراج منیر شرح جامع صغیر مین تفسیر کی ہے۔ اور مولانا
علی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ مین لکہتے ہین کہ جو خدا کی بادشاہ کی زمین مین اہانت کرے یعنی اوسکو ذلیل
کرے بدینوجہ کہ اس کو ایذا دی یا اسکی بے فرمانی کری خدا اسکی اہانت کرتا ہے اور صورت خلاف حلیہ
پر نقش کرنے مین بہی سخت توہین ہی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور اماماں دین کی اور نیز افترا ہی خصوصاً آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بیشک آپ نے فرمایا ہے جو مجہپر عمداً جہوٹ باندہتا ہے وہ اپنا مکان دوزخ مین
مقرر کر لے اور نیز آپنے فرمایا کہ مجہپر جہوٹ باندہنا کسی اور پر جہوٹ باندہنے کی طرح نہین ہے جو مجہپر
جان بوجہہ کر جہوٹ باندہے اپنا مکان دوزخ مین مقرر کرے۔ پناہ بخدا پس لازم ہی کہ منشی رسالہ
مذکور کے بنانے والے کو اس رسالہ کے مشہور کرنے سے روکا جاوے کہ اس رسالہ مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا آپکے دین مین اپنی طرف سے حکم بتانا ہے اور اس منشی آپکی اہانت اور افترا

کرنے والے کو ایسی سخت سزا دیجائے جسکو وہ لایق ہی اور حق تعالے کو بہت علم ہی اور اسکا علم بہت پورا اور محکم ہی۔ اس تحریر کے لکھنے کا حکم کیا شریعت کی خادم امیدوار لطف خفی محمد صالح ابن مرحوم صدیق کمال حنفی مفتی مکہ معظمہ کے لئے خدا اون دونون کی مددین ہو حمد و درود وسلام سے

محمد صالح کمال

فتوے حضرت مفتی شافعیہ مکہ معظمہ جو شیخ العلماء بھی ہین

خدائے یگانہ کے لیے حمد ہی۔ اور درود اور سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے آل اصحاب پر جو آپکے پیچھے آپکے تابع ہین۔ یا رخدایا صواب کی ہدایت فرما۔ ان تصویرون کے بنانے کی حرمت مین کوئی بھی شک نہین ہی اور انکے حرام ہونے کے دلائل اسلام مین بکثرت ہین اور جسقدر مفتی صاحب حنفیہ نے لکھی ہین کافی ہین اور جو منشی مذکور نے اس رسالہ مین تربیت تصویرین لکھی ہین یہ بہت روشن دلیلون سے ہی کہ اس کو دونون علم عقلی و شرعی مین کچھ بھی دسترس نہین پس ہم حق تعالے سے ہدایت کے بعد گمراہ ہونے سے عافیت مانگتے ہین اور باوجود اس جہالت کے دعوے معرفت سے پناہ مانگتے ہین ہم۔ اور خدای پاک و بلند کو بہت علم ہی اللہ تعالے سے کمال کامیابی کا امیدوار محمد سعید بن محمد بابصیل مکہ معظمہ کے شافعیون کے مفتی نے اسکو لکھا خدا اسکو اور اسکے ماں باپ و مشایخ و تمام اہل اسلام کو بخشے آمین

محمد سعید بابصیل

بعد حمد اور درود کے حق تعالے سے اس جواب دینے والے کی نیکی کو چاہتا ہے اور اوسکو بہت علم ہے

اور اسی جواب کی مدد ہی جو کتاب کنز العمال مین لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ مین داخل ہوتے اور دوگانہ ادا کیا تو اسمین حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق علیہم السلام کی تصویر دیکھی کہ مشرکون نے حضرت ابراہیم کے ہاتھ قمار کے تیر دئے ہوتے ہین جو آپ اس سے حصے بانٹ رہی ہین تب آپنے فرمایا خدا ان کو غارت کرے حضرت ابراہیم تیرون سے حصے نہین بانٹتے تھے پھر آپنے زعفران منگوایا اور اون تصویرون کو ملکر اونکو مٹایا اور نیز اس کنز العمال مین ہی کہ حضرت اسامہ بن زید کہتے ہین کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ مین داخل ہوا تو آپنے اسمین کچھ تصویرین دیکھین اور ایک ڈول پانی کا مجھسے منگوا کر محو کردیا اور فرمایا خدا اُس قوم کو ہلاک کرے جو تصویر بناتے اور اوس مین جان نہین ڈال سکتے ہین طاعین طحاوی و طبرانی اور حق تعالےٰ کو بہت علم ہے اور اسکا علم تمامتر ہے محمد عبد الحق نے اسکو لکھا خدا اسکو بخشے

عبد الحق

جو اسنے لکھا وہ صواب کو پہونچا

حضرت نور مدرس اول

حضرت نور

عبد السبحان مدرس دوم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ

عبد السبحان

منشی عبد الغفور دہلوی چشتی کے زعمی رسالہ گلبن جنت کا جواب باصواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ما قولکم دام فضلکم ونفعنا بعلومکم فی ان المنشی عبد الغفور الدھلوی موطنا والچشتی طریقۃ الف رسالۃ مسماۃ بگلبن جنت وصور فیہا تصویر الرسول الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وتصاویر الخلفاء الراشدین وجمیع ائمۃ اھل بیت الطاھرین رضی اللہ عنہم اجمعین وتصاویر ائمۃ الاربعۃ من المجتہدین وسائر المشائخ الچشتیہ رحمہم ارحم الراحمین وطبع تلک الرسالۃ فی

بلدة دهلي من بلاد الهند واشتهرها بين الانام وقال في آخرها بعد تحرير
تصوير نفسها اني جمعت هذه التصاوير القديمة وبينت مختصر ترجمة
كل واحد منها ولتحصيل الانام الفيض العام من زيارة هولاء الكرام طبعتها
وبفضل الله تعالى قد تمت هذه الحصة في تصاوير المشايخ الچشتية وشرعت
في طبع الحصص السبع الباقية في تصويرات المشايخ العظام فان بقيت الحيوة
فقد يكمل طبع الحصص الباقية ويحصل الفيض منها للخواص والعوام
لنجي ما فيها مترجمًا فاشتهرت هذه الرسالة في ديار الهند والپنجاب
وغيرها وتوجهت همم العوام من اهل الاسلام في الاهتمام باشترائها لتحصيل
الثواب التام والحال ان تلك التصاوير ليست على حليتها كاخذ السبحة
في يد سيد المرسلين والثلثة من الخلفاء الراشدين صلى الله عليه وعلى
آله واصحابه اجمعين ولا شك ان وجود السبحة بعد ذلك الحين باليقين
وكتصويري الحسنين امردين وقد صرح بوفاة الامام الاول بعمر ثمان
واربعين وشهادة الامام الثاني بعمر خمس وخمسين او سبع
وخمسين فيجب ان يكون لهما في زمان قبل الوفاة لحية طويلة وكتصوير
ثلثة من ائمة اهل البيت راكبين على الافراس فهل يجوز في الشرع
الشريف نقش التصاوير ذي الروح وتجوز زيارتها اتخاذًا او اعتمادًا منها بزيارة
صاحبها او يحصل بهذا العمل الفيض العام ام يحرم هذا الفعل
ويأثم بزيارتها الانام وفي نقش الصورة على خلاف الحلية يلزم
توهين صاحبها ام لا افتونا ماجورين حتى يظهر الحق وتطمئن طبائع
المسلمين وتلك الرسالة مع هذا الاستفتاء مرسلة لملاحظتكم
سلمكم الله السلام فقط الحمد لمن هو به حقيق ومنه استمد

الغوث والتوفيق لا يجوز فی الشرع الشريف نقش التصاوير وذی الارواح لا يجوز زيارتها طائفا او زائرا منها زيارة صاحبها ولا يحصل بهذا العمل الفيض العام ويحرم هذا الفعل ويأثم بزيارتها الانام قال العلامة السيد احمد الطحطاوی رحمه الله تعالی فی حاشية علی الدر المختار وظاهر كلام النووی فی شرح مسلم الاجماع علی حرمة تصوير صورة حيوان وهو من الكبائر لانه متوعد عليه بوعيد شديد وهو فی الصحيحين عنه صلی الله عليه وسلم اشد الناس عذابا يوم القيمة المصورون يقال لهم احيوا ما خلقتم ثم قال سواء صنعه لما يمتهن او لغيره فصنعته حرام بكل حال لان فيه مضاهاة لخلق الله تعالی وسواء كان فی ثوب او بساط او درهم او دينار او فلس او اناء او حائط وغيرها انتهی واخرج الشيخان عن عائشة رضی الله تعالی عنها انها اشترت نمرقة وهی وسادة صغيرة فيها تصاوير فلما رآها رسول الله صلی الله عليه وسلم قام علی الباب فلم يدخل فعرفت فی وجهه الكراهية قالت فقلت يا رسول الله اتوب الی الله والی رسوله ماذا اذنبت فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما بال هذه النمرقة قالت قلت اشتريتها لك لتقعد عليها وتوسدها فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيمة يقال لهم احيوا ما خلقتم وقال ان البيت الذی فيه الصورة لا تدخل الملائكة واخرجا ايضا عنها رضی الله تعالی عنها انها كانت قد اتخذت علی سهوة لها سترا فيه تماثيل فهتكه النبی صلی الله عليه وسلم واخرج البخاری عنها رضی الله عنها ان النبی صلی الله عليه وسلم

لم يكن يترك في بيته شيئا فيه تصاليب الا نقضه
اى ازال ذلك الشيء اوقطعه واخرج مسلم عن ابى الهياج الاسدى
قال قال على الا ابعثك على ما بعثنى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان لا تدع تمثالا الا طمسته اى صورة الا طمسة اى محوته وفيه التوهين والا
هانة لصاحب الشريعة سلطان الانبياء والمرسلين عليه وعلى آله
وصحبه وعلى جميع الانبياء والمرسلين وآلهم وصحبهم اجمعين بسبب
عدم الانقياد لامره صلى الله عليه وسلم ففى التيسير شرح الجامع الصغير
فسر الاكرام الوارد فى حديث صحيح السلطان ظل الله فى الارض فمن
اكرمه اكرمه الله ومن اهانه اهانه الله بالتوقير والاجلال لاوامره وتفسير
الاهانة الواردة فيه بضد ذلك وكذلك فسر فى السراج المنير شرح الجامع
الصغير فى حديث المشير المذكور وفى مرقاة المفاتيح لمشكوة المصابيح لملا على
القارى رحمه الله البارى من اهان سلطان الله فى الارض اى اذل
حاكما بان آذاه اوعصاه اهانه الله انتهى وفى نفس الصورة على خلاف
الحلية توهين عظيم لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولائمة الدين وافتراء عليهم
رضوان الله تعالى عليهم اجمعين كما لا يخفى سيما على رسول الله صلى الله
عليه وسلم وقد قال من كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار
نعوذ بالله منها فليمنع هذه المنشى مؤلف هذه الرسالة المذكورة
عن ترويج هذه الرسالة المسئول عنها التى فيها افتراء وتقول على رسول الله
صلى الله عليه وسلم وعلى آله واصحابه وعلى ائمة الدين رضوان الله
تعالى عليهم وعلينا معهم اجمعين وليفعل بهذا الشخص المؤلف
الموهن المفترى ما هو لائق به من النكال الشديد والله سبحانه وتعالى

اعلم وعلمه اتم واحكم امر برقمه خادم الشريعة راجي اللطف الخفي
محمد صالح بن المرحوم صديق كمال الحنفي مفتي مكة المكرمة حالا كان
الله لهما حامدا ومصليا ومسلما

محمد صالح كمال

الحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه السالكين
منهجهم بعده اللهم هداية للصواب تصوير الصور المذكورة
من المحرمات التي لا شك فيها وادلة تحريمها كثيرة شهيرة وفيما
ذكره مفتي الانام المسطور اعلاه كفاية وما فعله المصور المذكور في رسالته
مما صار به عدد الصور ثلاثا وستين صورة من ابلغ الادلة على قصور
باعه في العلوم الشرعية والعقلية نسال الله العافية من الضلال
بعد الهدى ومن دعوى المعرفة مع الجهالة والله سبحانه وتعالى
اعلم رقمه المرتجي من ربه كمال النيل محمد سعيد بن محمد بابصيل
مفتي الشافعية بمكة المحمية غفر الله له ولوالديه ومشائخه وجميع
المسلمين

محمد سعيد
بابصيل

حامدا ومصليا لله در من اجاب والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب
ويعضده ايضا ما في كنز العمال في تبويب الاقوال والافعال حيث قال
دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم البيت فصلى فيه ركعتين

فرای فیہ تمثال ابراھیم واسماعیل واسحق قد جعلوا فی ید ابراہیم الازلام یستقسم بہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتلہم اللہ ما کان ابراھیم یستقسم بالازلام ثم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزعفران فلطخہ بذلک التماثیل من رعن جابر ایضا ما فیہ عن اسامۃ بن زید قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ فرای فی البیت صورۃ فدعا بدلو من ماء فاتیتہ بہ فجعل یمحوھا ویقول قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون ط س والطحاوی وطب ص واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم حررہ محمد عبد الحق عفی عنہ

عبد السبحان

محمد عبد الحق ۱۲۸۱

المجیب مصیب

محمد نور

مدرس دوم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ

المدرس الاول بالمدرسۃ صولتیہ مکہ معظمہ

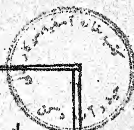
فقیر کان اللہ لہ نے جب تصویر و نگار رسالہ مدینہ منورہ میں پیش کیا تو حضرت مولانا شیخ خلیل مدنی نے فرمایا کہ اسکا جواب ہمارے پاس لکھوا ہو اگر اسکا مولف ہو تو ہم اس سے یاد لیں فقط فقیر بوقت واپسی جب دہلی آیا تو جانا کہ سنی مذکر کہ مفتی کا فتوے دکھاوں معلوم ہوا کہ وہ چند ماہ سے مرگئے۔ تب حدیث مبارک قاتلہم اللہ کا لطف جو حضرت مدنی صاحب کی زبان پر آیا تھا تاثیر اسکی دیکھ لی اسکے لیے ان لوگوں کو ہدایت کرے جو مرشدوں کی تصویریں اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور یہ نہیں جانتے کہ بت پرستی کا ابتدا تصویروں کے پاس رکھنے سے ہوا تھا۔ فقط



تمت بالخیر



کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی
حیدرآباد دکن
رسالہ گلدستہ محمودی کی
نقل مطابق اصل



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد رب العلمین و نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم کے خادر علیخان
مالک مطبع گلزار دکن خدمات شائقین میں عرض کرتا ہے کہ جناب حافظ محمد منیر الدین چشتی
المحمودی حیدر آبادی خلیفہ حضرت قبلہ عالم شیخ محمود میاں صاحب قبلہ چشتی گجراتی احمد آبادی
ادام اللہ برکاتہم نے ایک مجلس بطرز جدید قرار دی ہے کہ ہر سال اپنے پیر روشن ضمیر کا جلسہ
جشن تولد تاریخ ۱۵ ماہ جمادی الاول کو منعقد فرماتے ہیں - یہ طریقہ عہد برکت نشان نبی التوم جان
میں اصحابہ نے ادا کیا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم کے
میلاد شریف کی خوشی سال بسال ادا کرتے تھے - یا حافظ صاحب موصوف نے اس طریقہ
سنت کو اپنے پر واجب کیا ہے - اور دستور مقرر ہے کہ اپنے پیر بھائیوں سے ایک ایک
صنم ماکول سے منگوا کر اپنے مکان پر تقریب دستر خوان کی ادا کرتے ہیں ... طریقہ سے

کہ جو شخص کوئی چیز لاتا ہے وہ شریک دسترخوان ہوتا ہے۔ بعد اوس کے اپنے گھر کو اپنا پورا حصہ لیجاتا ہے۔ اب یہ نوبت پہنچی ہے کہ مرید غیر مرید سب کے سب بہزار آرزو شریک ہونے کی تمنا رکھتے ہیں۔ چنانچہ اب کے سال ایسا ہی ہوا۔ کہ اکثر اعتقاد مند بھی شریک تھے۔ اور بہت اقسام کے اشیاء لائے گئے تھے بعد فراغ اکل غیرہ جلسہ مشاعرہ ہوا۔ اور مصرعہ طرح نمودہ اوستاد حافظ صاحب موصوف پر جو غزلیں لکھی اور پڑھی گئیں ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔ اس مجلس کی کیفیت قابل دید تھی نہ شنید۔ اللہ جلشانہ حافظ صاحب موصوف کے عشق و محبت میں جو اپنے پیران باصفا کے ساتھ رکھتے ہیں برکت عطا کرے۔ آمین یارب العلمین۔

مصرع طرح

آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا

جناب معلی القاب افضل الشعرا حضرت مولوی محمد کاظم حسین صاحب قبلہ متخلص بہ شیفتہ کنتوری

مبارک ہو خدا کا رازداں پیدا ہوا — آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا

مقصد انا عرفنا بیگمان پیدا ہوا — آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا

ذی حسب والا نسب عالی مکان پیدا ہوا — خوبصورت نیک سیرت خوش بیان پیدا ہوا

احسن تقویم کا سر نہان پیدا ہوا — شور ہے کیسا جہان میں جان جہان پیدا ہوا

متفق ہو کر یہی کہتے ہیں سارے اولیا — پیکر جسم ولایت شکل جان پیدا ہوا

مجمع الانوار ایزد مصدر فیض ازل — کیوں نہ چرچا ہے کہ یکتا تر زمان پیدا ہوا

ذات عالی فرد ہے مابین افراد بشر — غوث اعظم کہتے ہیں قطب زمان پیدا ہوا

کہتے جاتے ہین یہی گجرات کی جانب حضر
کوئی بتلادے کہ وہ رہبر کہان پیدا ہوا

تابش خورشید محشر کا ہمین کیون خوف ہو
دامنِ حضرت بجاتے سائبان پیدا ہوا

آدمی کیا چیز ہین تابع ہوے وحش وطیور
جن پکار اوٹھے سلیمانِ زمان پیدا ہوا

دیکھکر خدامِ حضرت کو کہین گے اہلِ حشر
اہلِ جنت کا وہ دیکھو کاروان پیدا ہوا

صاف ظاہر صاف باطن صاف طینت صاف دل
یہ سراپا نور رشکِ قدسیان پیدا ہوا

رتبۂ عالی یہ کہتا ہے زبانِ حال سے
پیری رفعت سے فلک پر آسمان پیدا ہوا

آتشِ سب ہے اعتقادی جسکے سینہ مین رہی
قبر مین اوس شخص کے مرکرد ہوان پیدا ہوا

ہے فرشتو نے فلک پر قول روح اللہ کا
جانِ جان پیدا ہوا روحِ روان پیدا ہوا

قول ہے محمود کا جو کچھ ہے قرآن و حدیث
یہ تو اللہ و پیمبر کی زبان پیدا ہوا

پاؤن پر اوس قبلۂ عالم کے جھک جاتے ہین سر
بے تکلف قبلۂ اہلِ زمان پیدا ہوا

دیکھکر کہتے ہین سب ثقلین حضرت کا غبار
کیا تماشا ہے زمین پر آسمان پیدا ہوا

آج ایسی شاعری پر شیفتہ کو ناز ہے
مدحتِ محمود کو یہ خوش بیان پیدا ہوا

جناب نواب میر احمد علیخان بہادر محمودی تخلص احمد رئیس حیدرآباد

شاہِ عالم قطبِ اعظم الغوث جان پیدا ہوا
آج محمودِ زمین و آسمان پیدا ہوا

احمد و محمود مین ہے رمز اسرارِ حقی
تھا جو پردہ مین نہان شکلِ عیان پیدا ہوا

قابلِ تاجِ خلافت وارثِ پاکانِ چشت
آج وہ مسند نشینِ خواجگان پیدا ہوا

شاہِ شاہان پیر پیران نورِ عین مصطفی
مخزنِ ارشادِ پاکِ صوفیان پیدا ہوا

احمد ابد گناہ سے ڈوبی تھی ساری خلق

کشتیٔ دریاے حق کا بادبان پیدا ہوا

جناب مرزا روح اللہ بیگ صاحب محمودی تخلص آمر شاگرد حضرت پاس

آج عالم مین جو محمود زمان پیدا ہوا
گوہر دریاے رحمت مہر برجِ معرفت
جب ہوا اوس عارف باللہ کا حسن ظہور
صفحۂ دل بنگیا ہین آیتہ توحید کا

بیکسون کے واسطے مژدہ رسان پیدا ہوا
فیض بخشِ خاندان چشتیان پیدا ہوا
عشق ہر ہر دلمین بے وہم و گمان پیدا ہوا
جبکہ وہ نامِ خدا عالی نشان پیدا ہوا

دین کا غم ہے نہ کچھ دنیاے فانی کا خیال
آمرِ عاصی کے تئے کیا مہربان پیدا ہوا

جناب محمد فیض الدین صاحب محمودی تخلص بدر شاگرد حضرت شیفتہ کنتوری خلف جناب حافظ محمد منیر الدین صاحب منیر

گلشنِ امکان مین شور بلبلان پیدا ہوا
کہکے یہ قدسی مبارکباد دیتے ہین ہم
احمد آبادی ہی کیا محمود سے پاتے ہین فیض
افتخارِ نسلِ آدم مرجع جن و بشر
آپکے رخسار و قامت دیکھکر بولے ملک
چشم باطن سے کوئی دیکھے تو یہ معلوم ہو

آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا
کیا رشید ابن حسام الدین میان پیدا ہوا
رہبر ہر سالکِ ہندوستان پیدا ہوا
کیون نہ کہئے رہنماے انس و جان پیدا ہوا
رونق افزاے گلستانِ جنان پیدا ہوا
ہادیٔ راہِ حقیقت بیگمان پیدا ہوا

کیون نہ ہر نقطہ ہو روشن مثل ماہ چاردہ
تجرؔ کے اشعار کا اب قدردان پیدا ہوا

جناب مولوی غلام محمود صاحب محمودی تخلص حامدؔ شاگرد جناب سالکؔ مرحوم

آج کے دن افتخار قدسیان پیدا ہوا — خیر مولد واہ کیا عالی مکان پیدا ہوا
جانشین و قطب دین حضرت شیخ نظام — نور چشم خواجگان چشتیان پیدا ہوا
خط تشبیہ ہو کیونکر نمایان طرح سے — جس جگہ یہ بادشاہ لامکان پیدا ہوا
نسبت برج ولایت شمع جمع عارفان — قطب اقطاب جہان غوث جہان پیدا ہوا
نور مطلق لاتعین آگیا امکان مین — بے نشان جو تھا وہ با نام و نشان پیدا ہوا
رابطے سے واہ کیا ہو جسکی چشم معرفت — جس جگہ دیکھے جہان وہ ہی وہان پیدا ہوا

یہ تصرف ہی انہین کا ورنہ مین اور مدحت
ماتعلے ہے حامدؔ معجز بیان پیدا ہوا

جناب ملک حبیب اللہ صاحب علام چشتی التخلص بہ حضرتؔ تلمیذ جناب شفقیہ کنتوری

بر قافیہ آسمان

آسمان پہ شور اہل آسمان پیدا ہوا — آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا
جسنے دیکھا چہرۂ انور کہا صل علے — یہ تو خورشید زمین و آسمان پیدا ہوا
حضرت خواجہ نصیر الدین کا یہ روشن چراغ — باعث رشک چراغ آسمان پیدا ہوا
سرنگون رہتا ہون ایسا بار منت سے ترے — جسطرح فرش زمین پر آسمان پیدا ہوا

آج خوان شاعر نے جب قافیہ رکھا بلند — اس زمین شعر میں کیا آسمان پیدا ہوا
آپکی تعریف کا ہو آپسے جو خورد ہے — تحریر دین فخر زمین و آسمان پیدا ہوا

رفتر نے میلاد کی وہ شادی ہی غزل
جسمین ایک ہی قافیہ ہی آسمان پیدا ہوا

جناب تراب علیصاحب محموی تخلص زور شاگرد جناب شہید دہلوی مرحوم

آج وہ شب ہے چراغ لامکان پیدا ہوا — ہے خدا کی شان نور حبا ودان پیدا ہوا
واو محمود و محمدین جو ہے وہ باب سے — اور تجھہ بیساختہ دلمین گمان پیدا ہوا
ذات ہی اوسکی ہو اللہ اور احمد کی صفات — کثرت و توحید کا سارا نہان پیدا ہوا
ہوگیا اللہ کو منظور جب اپنا ظہور — تہا کہان پہلے یہ جو اب کہان پیدا ہوا
قدس طیب سقاب اقدس نطیف اطہری — یہ لب ہم باتہ کروبیان پیدا ہوا
خوب اوشے حفظ کیف محمودی محمودیہ — بادہ توحید کا پیر مغان پیدا ہوا
رہبر حق مرشد دین محافظ سالار کل — کعبہ مقصود دل کا کاروان پیدا ہوا
مہر ایمان اختر اسلام ماہ دین حق — گنج الواحد کا آسمان پیدا ہوا
ہر لب کی بجز زبان پرورد یا مرشد — وہ جوان پیدا ہوا پیر جہان پیدا ہوا
چشمہ گرہے غلام اپکیون بہشت ان آل — ما حبیب محمود یاد اپنا بیان پیدا ہوا

العشق یاد و سکا مہ ہے وہ سجدہ گاہ زور کہ
اور ہے حجراتہ کعبہ وہ جہان پیدا ہوا

جناب سید عبد المجید صاحب محمودی تخلص سحر شاگرد جناب

شفیقہ کنتوری

آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا / گنجِ اسرارِ حقیقت تہا نہان پیدا ہوا

سالکو دوڑو چلو راہِ حقیقت کیطرف / جانبِ حق رہنمائے گمرہان پیدا ہوا

سینۂ اقدس ہے مثلو گوہرِ عرفان سے / ربعِ مسکون پر یہ محبوبِ یکسان پیدا ہوا

ہو گیا ہم خاکسارونکو بہی تا اعلے مقام / اسلئے یہ دستگیرِ بیکسان پیدا ہوا

کیون ڈراتے ہو جہنم سے مجھے ای واعظو / خوف کیا پشت و پناہِ عاصیان پیدا ہوا

مدحت پہلے شیرین مین ہین کہلتے ہین لب / اور لو مداح گویا بے زبان پیدا ہوا

شش جہت سے تا فلک ہوگا دیالات کا فروغ / جلوہ افزائے زمین و آسمان پیدا ہوا

ہوگی میری عاقبت محمود دل سے ہے یقین / پیر میرا دستگیرِ بیکسان پیدا ہوا

خلد مین جائینگے خادم حشر کے دن ساتھ ساتھ / سب کا رہبر پیشوائے کاروان پیدا ہوا

قمریان کہتی ہین باہم قدِ زیبا دیکھکر / دیکھو شمشادِ گلزارِ جنان پیدا ہوا

واہ کیا لکھی غزل محمود کے اوصاف مین / سحر ایسے دقت کا معجز بیان پیدا ہوا

میرزا صاحب محمودی تخلص طرب شاگرد جناب بسمل

نخلِ بستانِ بہارِ بے خزان پیدا ہوا / جسکے گل بوٹے ہین سب وہ باغبان پیدا ہوا

جسکے باعث یہ زمین و آسمان پیدا ہوا / آج وہ پیدا ہوا جس سے جہان پیدا ہوا

چشمِ حق بین مین مکینِ لامکان پیدا ہوا / بانشان ہو کر نشانِ بے نشان پیدا ہوا

سجدہ ہوا آج کرم یہ جانِ جان پیدا ہوا / گوہرِ درجِ حقیقت بے گمان پیدا ہوا

مژدہ باد اے گمرہان جادۂ عرفان کی / رہنمائے خاندانِ چشتیان پیدا ہوا

اول و آخر وہی ہے کون ہے تیرے سوا / جب نہان تہا دیکھے اندر اب عیان پیدا ہوا

مخزنِ اسرارِ وحدت معدنِ کانِ صفا
سرِّ حق کا یہ سراسر رازدان پیدا ہوا

حسرت و ارمان تمنا آرزو خواہش طلب
ایک ظہورِ حسن سے کیا کیا یہان پیدا ہوا

عرش سے تا فرش تہا بس ایک ظہورِ نورِ حق
جبکہ خورشیدِ کرامت مہربان پیدا ہوا

جسکو ہے چون و چرا کہتا ہے عالم سربسر
شانِ محمودی مین وہ رازِ نہان پیدا ہوا

ہے رشیدہ خوب سے سارا ظہورِ کائنات
فخرِ محمود زمان برہانِ بیان پیدا ہوا

واہ واہ وقتِ ظہورِ حضرتِ محمودِ پاک
خوب مبارکباد غیب آئی کہ ہان پیدا ہوا

کیون نہو خاکِ مقدس احمد آباد شریف
آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا

عشق مین دربردہ چہیڑا جب طرب نے سازِ دل
زمزمہ تارِ نفس سے بے دہان پیدا ہوا

جناب حضرت کریم اللہ شاہ محمودی تخلص عاشق خلیفہ حضرت جناب قبلہ عالم شیخ محمود میان چشتی مدظلہ

کنت کنزاً مخفیاً سے یہ بیان پیدا ہوا
جسم مین محمود کے خود جانِ جان پیدا ہوا

شان مین آیا ہے جسکے صاف لولاک لما
وہ شہنشاہِ زمین و آسمان پیدا ہوا

نقطہ سرِ وجود و علم اور نور روشن ہو
عشق بنکر دائرہ کے درمیان پیدا ہوا

کہلگئی جب سرِ حقیقت ہے محمد کی یہ رمز
ذات سے محمود کے سارا جہان پیدا ہوا

نقش حیرت کے آئینہ مین عکس ہے جس شخص کا
وہ ملین کی شکل مین وہ لامکان پیدا ہوا

تخمِ ہستی سے جو نکلے بنکے ہم آئے شجر
گلشنِ اعیان کا اپنے باغبان پیدا ہوا

دیکھو محمود کی ہے خود محمد کی شبیہ
آج پھر احمد سوے ہندوستان پیدا ہوا

نیگیا واجب ہی ممکن عشق مین جسکا وجود
وہ وجودِ بے نشان خود با نشان پیدا ہوا

صورت اجمال اُنکے بنکے تفصیل آ گئی — تہا جو باطن مین وہی ظاہر یہان پیدا ہوا

گنج مخفی مین صدا بے صوت جسکی سنتے تھے — ہو درزبان ہنگرزدہ یار بے زبان پیدا ہوا

اپنی آنکہون پتلیون سے دیکہہ لو اوسکا مقام — اب بقصور کا ہمارے دیدبان پیدا ہوا

ہر نفس آتی ہے کانون مین جو آواز جرس — آج گجراتی امیر کاروان پیدا ہوا

آ گیا چون و چرا مین گنج مخفی جو یہان — ہے ذاتِ بیچگون کا رمزدان پیدا ہوا

ہے باطن کی حقیقت پوچہیے اس پیر سے — یہ میان محمود اچہا غیب دان پیدا ہوا

شہ نصیر الدین چراغِ دہلوی کے نور سے — چشتیو اپنا چراغِ خاندان پیدا ہوا

کیون نہ روشن ہو شبستان کمال الدین آج — اوسکے گہر مین آفتاب خاندان پیدا ہوا

عاشق خواجہ معین الدین مبارک ہو تجہے
پیر تیرا نورِ چشم خواجگان پیدا ہوا

جناب یوسف علی صاحب محمودی تخلص عزیز شاگرد جناب یاس

واہ کیا چشتی چراغ دودمان پیدا ہوا — راز پنہان تہا حقیقت مین عیان پیدا ہوا

پرتوِ انور ہے اوسکی کیون نہ ہو روشن جہان — ذرّہ پرور آفتاب مہربان پیدا ہوا

مظہر نور محمد ہے سراسر ذات شیخ — کعبۂ دل قبلہ گاہ و انس و جان پیدا ہوا

کیون ہوا ہے نگین دل پہ کندہ نام پاک — حرزِ جان نقش کرم عالی نشان پیدا ہوا

کیون نہ وصفِ حضرت محمود مین کہولون زبان — مدح خوانی کے لیے میرا دہان پیدا ہوا

دیدۂ و دل جو جمال پاک اوسکا ہی عزیز
یوسفِ ثانی سیاہِ مصر جان پیدا ہوا

جناب نواب میر جہانگیر علیخان بہادر محمودی تخلص کامل نبیرۂ صلابت جنگ مغفور مرحوم

فیضِ حق شامل ہوا اسرار نہان پیدا ہوا
شاد ہو دل دستگیر بیکسان پیدا ہوا

ہر زبان پہ ہر زمان وا اللہ جاری ہے درود
کیا اثر میرے قلم کے درمیان پیدا ہوا

شش جہت مین نور سے معمور ہے روزِ سعید
آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا

روے دنیا سے ضلالت کم ہوئی یکبارگی
دیکہا اے پیرِ فلک کیسا جوان پیدا ہوا

تہا جو اسرارِ نہان کتمِ عدم سے یک بیک
مثل خورشید جہان بابِ امان پیدا ہوا

تہنیت مین ہر طرف صلِ علیٰ کی دہوم ہے
اے خوشا بخت رسا مہرِ جہان پیدا ہوا

دست بر کہے ہین ہیبت صاحبِ دستِ کرم
کیا یداللّٰہی کا عالم مین نشان پیدا ہوا

جگمگی جب سے نظرِ وہ پاک عصیان سے ہوا
کیون ہو آرامِ جان جانِ جہان پیدا ہوا

کیون نہو اوسکی ثنا مین جزو کل اسواسطے
صفحۂ ہستی پہ کلکِ دو زبان پیدا ہوا

ڈہونڈتے تہے ہم مکان باخبر ملتا نہ تہا
آج مدت مین نشانِ لامکان پیدا ہوا

آخرش محمود سے لفظِ بیان منسوب ہے
اسم ذاتی مین صفاتی کا میان پیدا ہوا

سایہ دامن مین اوسکے عافیت ہے ہر گھڑی
دیکھہ تو کامل یہ کیسا سائبان پیدا ہوا

جناب نواب میر محمود علیخان بہادر محمودی تخلص محمود نبیرۂ ہمایون جاہ مغفور رئیس حیدرآباد

خوب خورشید رشید خاندان پیدا ہوا
آج محمود چراغِ چشتیان پیدا ہوا

ہو گیا روشن کہ انوار رسول اللہ سے
نور محمود مقام لامکان پیدا ہوا

واقف سر معانی عارف برہان دین
فخر دین فخر جہان فخر زمان پیدا ہوا

محرم راز خدا مقبول درگاہ رسول
صاحب عز و شرف جان جہان پیدا ہوا

مورد لطف نبی منظور درگاہ علی
شعشعۂ نور عیان سر نہان پیدا ہوا

کیا کہوں اوسکا شرف جسکا ہو ذرہ آفتاب
واہ کیا مہر کرامت آسمان پیدا ہوا

شبلہ محمود ماحی کعبۂ فضل و کرم
پرتو احمد سیان محمود جان پیدا ہوا

جناب محمد وزیر الدین صاحب محمودی چشتی خلف جناب حافظ منیر الدین صاحب قبلہ محمودی تخلص مہر شاگرد جناب شفیق صاحب گنتوری

ہو مبارک فخر دین فخر زمان پیدا ہوا
آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا

کعبہ گیا رونق کون و مکان پیدا ہوا
سجدہ کرنے کو یہ اور ایک آستان پیدا ہوا

مرحبا کیا رہنمائے سالکان پیدا ہوا
حبذا کیا پیشوائے عارفان پیدا ہوا

ہر طرف ہے شور فخر دو جہان پیدا ہوا
آج کون ایسا مکین لامکان پیدا ہوا

یہ سب کہتے ہیں رونق ہندوستان پیدا ہوا
بلکہ یہ کہتے ہیں کہ فخر چشتیان پیدا ہوا

مہر کہتا ہے کہ فخر اختران پیدا ہوا
ماہ کہتا ہے کہ خورشید جہان پیدا ہوا

ہر طرف گردو تہ شور قدسیان پیدا ہوا
آپ کیا پیدا ہوئے راز نہان پیدا ہوا

ذات اوس محبوب کی دنیا مین ہے فرد فرید
دین احمد کا معین قطب زمان پیدا ہوا

دور کردیگا دلونسے سب کے عصیان کا مرض
اے مریضو وہ مسیحائے زمان پیدا ہوا

نور آنکھوں کا جگر کا چین ہو دل کا قرار
روح کی تسکین اور آرام جان پیدا ہوا

ذات بھی محمود ہی اوصاف بھی محمود ہین — عرش کہتے ہین اوس زمین کو وہ جہان پیدا ہوا
عالم بالا پہ چرچا تہا سبارکباد کا — جب زمین پر وہ شہنشاہ زمان پیدا ہوا
یاد کاکل مین دہوان نالون کا ہر سو چہا گیا — گو زمین بھی جور کو ایک آسمان پیدا ہوا
لاکہ پہچانا مگر کچھ بھی نہ پہچانا اوسے — وہ عیان پیدا ہوا لیکن نہان پیدا ہوا
چہچہے کرنے لگے خوش ہو کے مرغان چمن — باغ ہستی مین گل باغ جنان پیدا ہوا
اسقدر حیرت بڑھی اشکون کی وہ بھی کہہ اوٹھی — تیری آنکھون مین گرون کی گنج نہان پیدا ہوا
اُف رہی گرمی محبت واہ رے سوز درون — ہر بن مو سے میرے کیا کیا دہوان پیدا ہوا
جسنے دیکھا چہرۂ پرنور وہ کہنے لگا — سورۂ والشمس کا کا نور نہان پیدا ہوا

عالم بالا سے مضمون روح کو لایا ہے ذہن
مہر بھی روح القدس کا ہمزبان پیدا ہوا

جناب محمد رفیع الدین حسین صاحب مسعودی تخلص نفیس شاگرد جناب معلی

آج وہ شب ہے کہ محسن زمان پیدا ہوا — آج وہ شب ہے کہ محبوب صوفیان پیدا ہوا
آج وہ شب ہے کہ دل کا میہمان پیدا ہوا — آج وہ شب ہے کہ مطلوب جہان پیدا ہوا
شمس کہتا ہے کہ اپنا جان جان پیدا ہوا — مہر کہتا ہے کہ میرا ہمزبان پیدا ہوا
لو زمین کو بھی دماغ آسمان پیدا ہوا — آج محبوب زمین و آسمان پیدا ہوا
پوچھتا ہے آسمان جہک کر ہر ایک مینار سے — نام کیا ہے اوس بشر کا اور کہان پیدا ہوا
ایک مدت سے طبیعت کو تہا جسکا اشتیاق — مژدہ باد اے دل کہ وہ معجز بیان پیدا ہوا
دیکھتے ہین سرو و شمشاد و صنوبر جسکی راہ — کونسا اس باغ دنیا مین جوان پیدا ہوا
ڈہونڈتے تہے جسکو تم اے سالکان معرفت — شکر کی جا ہے وہ اب پیر مغان پیدا ہوا

دھوم تھی دنیا مین جسکی آمد آمد کی نفیس
مہر برجِ اوج زیر آسمان پیدا ہوا

جناب سید ثروت علی صاحب وکیل درجہ اول تخلص وکیل شاگرد جناب شیفتہ صاحب کنتوری

پھر زیارت کو گروہِ قدسیان پیدا ہوا
جسطرح محشر مین محمودی نشان پیدا ہوا

واہ رے نازکی بدن جسدم عرقِ گل بو ہو گیا
جسمِ اقدس پر رگِ گل کا نشان پیدا ہوا

بتکدون سے نعرۂ اللہ اکبر ہے بلند
اے برہمن ناسخِ دینِ بتان پیدا ہوا

خادمونکو خلد مین گھر ملتے ہین مرنیکے بعد
لیکے جنت کی تمامی کنجیان پیدا ہوا

آپکے پیرون تلے آنکھین بچھانے کیلئے
خاک مین نیچے زمین کے آسمان پیدا ہوا

حضرتِ محمود کے خادم کرین کیونکر نہ فخر
فخرِ جن فخرِ ملک فخرِ زمان پیدا ہوا

حامی شرعِ محمد واقفِ اسرارِ غیب
رحمتِ حق رہنمائے انس و جان پیدا ہوا

جب ہوئے محمود پیدا یہ فرشتے بول اٹھے
نائبِ ساقیِ کوثر بیکسان پیدا ہوا

کوئی کعبہ مین ہوا کوئی مدینہ مین ہوا
شکر اے گجراتو پیر اپنا یہان پیدا ہوا

پھر دوبارہ قم باذن اللہ کی آئی صدا
عیسیِ ثانی پئے عمرِ روان پیدا ہوا

ایک مدت سے تھی جسکی منتظر چشمِ فلک
آج وہ ہی افتخارِ قدسیان پیدا ہوا

تھی عجب حیرت کہ وہ ہے کون جسکے واسطے
یہ زمین پیدا ہوئی یہ آسمان پیدا ہوا

خلق آدم سے محمد تک پیمبر سب ہوئے
پھر علی شافعِ ہر دو جہان پیدا ہوا

معدنِ علم و کرم اور منبعِ جود و سخا
نائبِ مرسل امامِ دو جہان پیدا ہوا

الغرض آخر مین فخرِ اولیائے ذوالکرام
آج محمودِ زمین و آسمان پیدا ہوا

اونکے وصلت کے لئے ساری خدائی تہی بنی
بہرِ ہجران پر وکیلِ ناتوان پیدا ہوا

ولہ

آج وہ محمودِ زمین و آسمان پیدا ہوا — یا کوئی اللہ کا سرِّ نہان پیدا ہوا
کفر کا فتوے مدے تو مین منہ پر کہون — آج تنِ محمود مین ہو کر نہان پیدا ہوا
آپنے دکہلائی ہے سبکو صراطِ مستقیم — مقصد اللہ جو کچھ تہا نہان پیدا ہوا
ہوگیا دنیا مین جاری قبلۂ عالم کا فیض — ذات باری کا جو تہا رازِ نہان پیدا ہوا
کہا کے دہوکہا ٹوٹا یزد کا فرشتون نے کہا — تہا جو اک مدت سے پردہ مین نہان پیدا ہوا

دولتِ دیدار لو شوق سے دیکہو وکیل
جو کہ تہا معشوق پردہ مین نہان پیدا ہوا

حضرت جناب حافظ محمد منیر الدین صاحب قبلہ محمودی تخلص منیر
خلیفہ حضرت قبلہ عالم الشیخ محمود میان صاحب قبلہ چشتی ظلہ العالی
وتلمیذ حضرت جناب شیفتہ صاحب کنتوری بانی حلقہ مجاہدہ

غُل فرشتون کا یہ فوق آسمان پیدا ہوا — مظہرِ سرِّ الٰہی جانِ جان پیدا ہوا
کیا فقط پشت و پناہ دوستان پیدا ہوا — غیر کہتے ہین محبِ دشمنان پیدا ہوا
نفس امارہ سے ہر سے یہ صدا آتی ہے آج — لو مبارک ہو شفیعِ عاصیان پیدا ہوا
قاف مین پریان تو حورین خلد مین کہتی ہین — آج محمودِ زمین و آسمان پیدا ہوا
یہ کرامت سے ہی کیا اونکا وہ انور کے ہی کم — روشنی اونکی کہان ہے وہ کہان پیدا ہوا

انبیاؤں کے قدم پر اپنا رکھتا ہی قدم
اولیائے سلف کا ہمنشاں پیدا ہوا

کیوں نہو مخلوق پر رازِ الٰہی آشکار
آدمی ہوکر خدا کا رازداں پیدا ہوا

چوں کیو شمع ہو سبہی مین نشاط و عیش کا
راحتِ دل باعثِ آرامِ جاں پیدا ہوا

وات سی جسکے ہوئی ہی رونق ہر خاندان
آج دنیا مین وہ عالی خاندان پیدا ہوا

وین زندہ ہوکے آئیگا نہ کیونکر راہ پر
شکلِ مہدی پر مسیحائے زمان پیدا ہوا

طے کرینگے اب وہ آسانی سی ہم راہِ صراط
آج ایسا دستگیرِ بیکساں پیدا ہوا

گردین مخلوق کی کیونکر نہ جہک جائین ادہر
آج اپنے وقت کا غوثِ زماں پیدا ہوا

جلوۂ نورِ الٰہی دیکہتے ہیں آپ
دیکہنے کو آپ کا جلوہ جہاں پیدا ہوا

وصف کرتا ہے فلک کہ حضرتِ محمود کا
باغ مین غنچہ ہمارا ہمزباں پیدا ہوا

دیکہکر ابرو کی صورت کٹ گیا مریخ چرخ
خوب فرزند حسام الدین میاں پیدا ہوا

خوبیاں اسلاف کی عالم پہ روشن ہوگئین
شمع کہتی ہے چراغِ دودماں پیدا ہوا

ان سی ادنیٰ کی بقو نہ کبھی لب اور کا
جو نہ تہا امکان مین وہ بیگماں پیدا ہوا

لگ رہی ہیں سفتا و دولت کے اسم متفق
شش جہت مین صلحِ کل کا رمز داں پیدا ہوا

غنچۂ ہنسا کار دین میں آہ لب پر آگئی
آگ روشن ہوئیکی پہلے دہواں پیدا ہوا

وسعتِ گجرات دیکہکر دلکی ہی سیر
کیا کہوں مین قبلۂ عالم کہاں پیدا ہوا

رباعیات در مدح شریف حضرت قبلۂ عالم ادام اللہ برکاتہم

رباعی مستزاد حضرت حفیظ الدین باسؔ حیدرآبادی

محمود کا ادنا ہی مقام محمود ہے بے مثل مکان
ای باسؔ کیا خوب ہی یہ نام شریف ہر روز و شب
ہو صدقہ دل جان سے غلام محمود ہر پیر و جوان
ہی نام خدا رشید نام محمود محمود بیان

رباعی رمز

آن ذات احد چو خواست هستی بوجود	با صورت معنی محمد بنمود
پس جسم گرفت بهر دید عالم	در شش جهت آمد آن محمد محمود

ایضا

محمود میان راجه جناب عالیست	والله بگر در گهر فارغ بالیست
در بزم جنابش که برنگ خلد است	چون آینه جاسی هر که آید خالیست

رباعی مهر

هر دم هر لحظه جستجو تیری هے	هر پل هر وقت گفتگو تیری هے
دل مین آنکهون مین اے خیال محمود	حسرت تیری هی آرزو تیری هے

تاریخ انعقاد جلسه جشن ولادت حضرت قبله عالم ادام الله برکاتهم

طبع زاد محمد رفیع الدین حسین حیدرآبادی تخلص نفیس

حمد ایزد را بود زیبا که از احسان او	جشن میلاد مبارک در جهان آمد پدید
مصرع تاریخ از هاتف شنیدم ای نفیس	مجلس میلاد محمود است آن جشن عید

۱۳ ۰۴

ایضا

این رسم گل مبارک مسعود است	سامان طرب بهر طرب [illegible] موجود است
هاتف ز نفیس مصرع سال بگفت	در بزم ولادت محمود است

۱۳ ۰۴